إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ كِتَابُ اللَّهِ ، وَأَهْلُ بَيْتِي عِتْرَتِي

آلِ رسول ﷺ

معیارِ ہدایت

ازِ قلم

مفتی محمد چمن زمان نجم القادری

جامعۃ العین سکھر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید النبیین وعلی آلہ الطیبین واصحابہ الطاہرین

اسکول کالج کی زندگی کے بعد جب مدرسہ کی زندگی نصیب ہوئی اور پڑھنے پڑھانے کی توفیق ملی اور اس وقت بحمدہ تعالی بندہ کو علوم وفنون کی تدریس میں بیس سال گزر چکے ہیں۔

ڈیڑھ دو سال پہلے تک یہ سوچا بھی نہیں تھا کہ بریلوی کہلانے والوں میں سے کسی طبقہ کے دل میں اہلِ بیتِ کرام کے لیے کسی قسم کی تنگی ہو سکتی ہے۔ اتنا ضرور محسوس کرتا تھا کہ اس گروہ کے اندر جتنا زور رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے ذکر اور تعظیم پر دیا جاتا ہے، اتنا زور اہلبیتِ رسول ﷺ کے ذکر و تعظیم پر نہیں دیا جاتا۔

لیکن بندہ یہی سمجھتا رہا کہ یہ سب عوامِ اہلِسنت کو رافضیت کے ناسور سے بچانے کی مخلصانہ کاوش ہے، سو بندہ بھی اس کوشش کا حصہ رہا اور ہر محاذ پہ بڑھ چڑھ کر اس تحریک کا ساتھ دیا۔

جون 2020ء کی بات ہے، بندہ نے فیس بک کو کھولا تو محسوس ہوا کہ فیس بک دوستوں کے بیچ کوئی جنگ چل رہی ہے۔ توجہ کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ جنگ اشرف دجالی کے بارے میں ہو رہی تھی اور کچھ لوگ اسے کافر و مرتد تک کہہ رہے تھے۔

جب وجہ معلوم کی تو پتا چلا کہ اس بدبخت نے رسول اللہ ﷺ کی لختِ جگر سیدۃ نساءِ اہل الجنۃ سلام اللہ تعالی علیہا کے لیے انتہائی بے باکانہ زبان استعمال کی ہے۔

جب بندہ نے وہ الفاظ سنے تو واقعی قلبی تکلیف ہوئی۔ کیونکہ ہم لوگ تو اپنے بڑے بھائی کو کھل کر نہیں کہتے کہ "تم غلط ہو" ماں باپ کے بارے میں نہیں کہہ سکتے کہ "ان سے خطا ہو گئی" اپنے اساتذہ اور مشائخ سے اس قسم کی کوئی بات ہو جائے تو اسے "تسامح" کہہ کر پہلو تہی کر جاتے ہیں تاکہ کوئی کلمۂ بے ادبی نہ نکل جائے۔ پھر بھلا ہم صحابہ واہلِ بیت اور بالخصوص

رسول اللہ ﷺ کی لختِ جگر سیدۃ نساء العالمین سلام اللہ تعالی علیہا کے بارے میں ایسا کیسے تصور کر سکتے ہیں؟؟؟

اور بالخصوص اس وقت جبکہ سیدۃ نساء العالمین کو رسول اللہ ﷺ نے اپنا جزء قرار دیا، اور ظاہر ہے کہ یہ فرمان بیانِ حکم کے واسطے تھا نہ کہ اصلِ خِلقت کے بیان کے لیے، ورنہ اولاد کا اپنے والد کا جزء ہونا تو اظہر من الشمس ہے، بیان کرنے کی تو کوئی حاجت ہی نہ تھی۔ نیز انبیاء ورسل کا اصلی وظیفہ بیانِ احکام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ علماء نے سیدۃ نساء العالمین کی بے ادبی کو کفر قرار دیا کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کی بے ادبی ہے۔

پس اس حیثیت سے سیدۃ نساء العالمین سلام اللہ تعالی علیہا کا معاملہ دیگر نفوسِ عالیہ سے مختلف ہے۔ اور ان کی بے ادبی دیگر اصحاب وصحابیات کی بے ادبی سے کہیں زیادہ سنگین ہے۔

بہر حال بندہ نے فیس بک پہ متعلق دوستوں کو سمجھانے کی کوشش کی کہ:

اشرف سے غلطی ہوئی ہے لیکن آپ لوگ اسے کافر و مرتد نہ بولیں۔ ہم اسے سمجھائیں گے، امید ہے کہ وہ اپنی اس غلطی سے توبہ کرے گا۔

بندہ کے اس بحث کا حصہ بننے کا یہی پسِ منظر تھا۔ یہ بات اپنی جگہ ہے کہ باوجود سمجھانے کے اشرف دجالی خطائی باز نہیں آیا اور رفتہ رفتہ گمراہی کے گہرے گھڑے میں جا گرا اور بلاشبہ اہلسنت کی راہ سے جدا ہو گیا۔

لیکن اس بحث نے بندہ کی نظر میں "بریلوی" کہلانے والوں کے ایک طبقہ کے جس مزاج سے پردہ ہٹایا وہ انتہائی کرب کا باعث بنا۔

میں نے اسی طبقہ کے بیسیوں علماء ومفتیان سے سوال کیا کہ:

اگر کوئی شخص حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہے کہ وہ "خطا پر تھے، خطا پر تھے"، "ان سے غلطی ہو گئی"

کیا اس قسم کے جملے بولنے کی اجازت دی جا سکتی ہے؟
میں حلفا کہتا ہوں کہ کسی ایک عالم اور مفتی نے جوابا نہیں کہا کہ:
فلاں تاویل سے جائز ہے اور یہ نیت ہو تو درست ہے وغیرہ وغیرہ
جس سے بھی پوچھا اس نے اس جملے پر اعتراض کیا اور بہت سوں نے تو صاف صاف کہا کہ:
"ایسا کہنا حرام ہے۔"
میرے اس سوال کا مقصد ہرگز ہرگز حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی جانب کسی ہلکے لفظ کی نسبت یا ان کی بے ادبی کرنا نہ تھا، اور میں اللہ جل جلالہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میری نسلوں میں سے بھی کسی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آلِ پاک رضوان اللہ علیہم اجمعین یا کسی بھی صحابی رضی اللہ عنہ کی بے ادبی صادر ہو۔
میرا مقصد علماء کہلانے والوں کو متنبہ کرنا تھا کہ:
حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی صحابیت کی وجہ سے اس قسم کے الفاظ کو بے ادبی اور حرام سمجھتے ہو، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لختِ جگر کا (معاذ اللہ) کونسا قصور ہے کہ ان کی ذاتِ والا کے لیے تمہاری غیرت نہیں جاگتی؟
لیکن:
افسوس صد افسوس!
زمانے نے دیکھا کہ ملکِ پاکستان کا جو عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لختِ جگر کے دفاع کے لیے بولا ، بریلویوں کے اس مخصوص طبقہ نے اسے "رافضی" قرار دے دیا۔
اور ایک طرف جگر گوشۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کی گئی تو دوسری طرف بریلویوں کے اس مخصوص طبقہ نے لوگوں کی توجہات ہٹانے کے لیے ملک گیر "افضلیتِ صدیقِ اکبر" کانفرنسز کا انعقاد شروع کر دیا۔

بقولِ اقبال:

؎ "یہ ناداں گر گئے سجدے میں جب وقتِ قیام آیا"

بریلویوں کے اس طبقہ کی اس حرکت سے اہلِ بیتِ مصطفی ﷺ کے حوالے سے ان کے دلوں میں چھپا بغض یا کم از کم "تنگ دلی" آشکار ہو گئی۔

وقت کے ساتھ ساتھ یہ بغض سامنے آتا گیا اور آتا جا رہا ہے۔ اس دوران کئی بحثیں چھڑ گئیں اور رسول اللہ ﷺ کے گھرانے کو باقاعدہ نشانے پر رکھ لیا گیا۔

آلِ پاک کی کوئی بھی خوبی بیان کرو، بریلوی طبقہ کے مخصوص لوگ اس کے بارے میں اپنی تنگ دلی ظاہر کرنے کے لیے کبھی اس کی سند کو نا معتبر بول دیں گے اور کبھی امتیازی حیثیت کا انکار کر دیں گے۔ جبکہ اس کے مقابل حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے من گھڑت اور بے اصل فضائل لکھ لکھ کر کتابیں چھاپ چکے ہیں۔

معاذ اللہ ہمارا مقصد ہر گز یہ نہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی شخصیت پر کسی قسم کا اعتراض کیا جائے، مقصد بریلویوں کے مخصوص طبقہ کی ناانصافی کی نشاندہی ہے۔ ان کے بقول حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا دفاع "آدابِ الوہیت کا حصہ" ہے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ کے خانوادہ کی عزت و عظمت میں آدھا جملہ بولنا بھی بدترین رافضیت ہے۔

بہر حال!

چونکہ ناصبیوں کے لیے اس وقت ماحول سازگار ہے اور ان کے ہاں وسائل کی بھی کوئی کمی نہیں اور بیرون ملک بیٹھے مالکان بھی "پر خلوص فنڈنگ" میں دست فراخ کیے ہوئے ہیں۔ لہذا دشمنانِ آلِ رسول ﷺ کو آلِ پاک کے خلاف کسی بھی قسم کی بات کرنے میں کوئی خطرہ نہیں، سوائے عوامی رد عمل کے۔

حالت یہ ہے کہ: ان لوگوں کی محفلوں میں یزید کی حمایت اور کربلا میں ظلم وستم کا نشانہ بننے والے گلستانِ نبوی کے پھولوں کی کھلی مخالفت شروع ہو چکی ہے۔

چند دن پہلے ایک جاہل نے خطاب کے دوران بک ڈالا کہ:

"آلِ رسول ﷺ گمراہ ہو سکتی ہے، صحابیٔ رسول ﷺ گمراہ نہیں ہو سکتا۔"

اور اس کے بعد ایک صاحب نے سوشل میڈیا پہ باقاعدہ اپیل کی کہ:

اسے نعرہ کی صورت دی جائے اور اسے عام کیا جائے کہ:

"اولادِ رسول ﷺ گمراہ ہو سکتی ہے، صحابیٔ رسول ﷺ گمراہ نہیں ہو سکتا۔"

اہلسنت کے ہاں یہ بات تو مسلمات سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم ہدایت کے ستارے ہیں۔ لیکن یہاں بات آلِ پاک کے بارے میں ہو رہی ہے۔ اور سنیت کا نام لینے والوں کی آلِ رسول ﷺ سے یہ دشمنی دیکھ کر دل جس کرب میں مبتلا ہوا، الفاظ اس کی کیفیت بیان کرنے سے قاصر ہیں۔

اُس آلِ رسول ﷺ کی گمراہی کی بات کی جا رہی ہے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اگر تم اسے اور قرآن کو تھام لو گے تو کبھی بھی گمراہ نہ ہو گے"

یعنی جس آلِ پاک کو رسول اللہ ﷺ نے "ہدایت کا معیار" قرار دیا، رسول اللہ ﷺ کا کلمہ پڑھنے والے اسی آل کے بارے میں اعلان کر رہے ہیں کہ:

"آلِ رسول ﷺ گمراہ ہو سکتی ہے۔"

بندہ نے اس سلسلہ میں جو ممکن ہو سکا، قلمی جہاد میں حصہ لیا۔ اور زیرِ نظر رسالہ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

اس رسالہ کے اندر "آلِ رسول ﷺ کے معیارِ ہدایت" ہونے کو بیان کرنے والی حدیث جسے "حدیثِ ثقلین" کے عنوان سے یاد کیا جاتا ہے، اس مبارک حدیث کے مختلف طرق کو جمع کیا گیا ہے۔

بندہ کے تتبع کے مطابق یہ مبارک حدیث رسول اللہ ﷺ کے پچیس (25) صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے مروی ہے۔ بعد ازاں کسی صحابیٔ رسول ﷺ سے ایک راوی ہے، کسی سے دو، بعض سے تین اور بعض سے چھ راوی بھی ہیں۔ پھر اس کے بعد راویوں میں مزید کثرت ہے، حتیٰ کہ بعض راویوں سے آگے دس سے زائد لوگ روایت بیان کر رہے ہیں۔

لیکن انتہائی دکھ سے کہنا پڑ رہا ہے کہ اس قسم کے صریح فرمانِ رسول ﷺ کے ہوتے ہوئے مطلقاً اتنا بڑا جملہ بول دینا کہ:

"آلِ رسول ﷺ گمراہ ہو سکتی ہے"

کیا ایسا بولنے کی وجہ بغضِ آلِ رسول ﷺ کے علاوہ بھی کوئی ہو سکتی ہے؟

اور یہاں پر ایک بات کا ذکر ضروری سمجھتا ہوں کہ:

بندہ نے جس بریلوی طبقہ کی بات کی ہے اس سے مراد ہرگز تمام بریلوی نہیں بلکہ ایک مخصوص طبقہ ہے جن میں اکثریت نوجوانوں کی ہے۔ اور یہ وہ لوگ ہیں جو علمی لحاظ سے انتہائی کمزور، فنون سے بے بہرہ، چار حروف کا رٹا لگا کر اپنے آپ کو اعلیحضرت سمجھنے والے۔ حالانکہ انہیں "گوگل مفتی" یا "فیس بکی عالم" کہا جائے تو بے جا نہ ہو گا۔ اور ان کا کسی طرح کا کوئی علمی پسِ منظر بھی نہیں۔

البتہ پروپیگنڈہ کے ماہر، سوشل میڈیا پہ ایکٹو، جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ دکھانا ان کی چھنگلیا کا کھیل، تہذیب واخلاق سے بالکل بے بہرہ۔۔۔ یہی اس طبقہ کا "کل فن" ہے۔

رہی بات ان علماء کی جو عرصہ دراز سے سنیت کی پہچان ہیں اور وہ مدارس اور خانقاہیں جو صدیوں سے فکرِ اہلِسنت کے ترجمان سمجھے جاتے ہیں، ان سب نے اس دجالی ٹولے سے براءت کا اظہار کیا اور انہیں اہلِسنت سے خارج قرار دیا۔

ہم اللہ جل وعلا کے دربار میں دعا گو ہیں کہ مالک کریم ہمیں با ادب رکھے، ادب کی موت نصیب فرمائے۔ روزِ قیامت ادب والوں کے زمرے میں ہمارا حشر فرمائے۔ اور بے ادبوں کی اس یلغار سے گلستانِ اہلِسنت کی حفاظت فرمائے۔

آمین

بحرمۃ النبی الامین

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم

بندہ

محمد چمن زمان نجم القادری

رئیس جامعۃ العین۔ سکھر

08ربیع الاول1443ھ / 15 اکتوبر2021ء

هم الراقون فی أوج الکمال وهم أهل المعارف والمعالی

وهم سفن النجاة إذا ترامت بأهل الأرض أمواج الضلال

أمان الأرض من غرق وخسف وحصن الملة الصعب المنال

وهم فی غرة الدنیا بدور تسامت بالجمیل وبالجمال

وهم ساداتنا من غیر شك فنحن عبیدهم وهم الموالی

کفی خبر الوصیة أنهم والکتاب معاً إلی یوم الجدال

وإن محبهم فی الحشر ناج من النیران ذات الاشتعال

بنو الحسنین للثقلین شادوا قصور المجد والرتب العوالی

بنو الزهراء افضل کل أنثی وحیدرِ السمیدع للنزال

بنو الهادی وبضعته التی لا تقاس لدی التفاضل بالمثال

علیهم بعد جدهم صلاة وتسلیم ورحمة ذی الجلال

سیدنا مولا علی کی روایت:

سیدنا مولا علی مشکل کشا کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے اس حدیث کو امامِ حسین، جنابِ عمر بن علی اور حارث نے روایت کیا۔

امامِ حسین کی سیدنا مولا علی سے روایت:

حلیۃ الاولیاء میں ہے:

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ، فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ وَأَذِنَ لِي , قَالَ: ثنا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ الضَّبِّيُّ، ثَنَا عَمَّارُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْيَسَعِ الْمَكِّيُّ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ:

عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجُحْفَةِ فَقَالَ:

یعنی حضرت مولا علی مشکل کشا شیرِ خدا کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مقامِ جُحفہ پہ خطاب فرمایا اور فرمایا:

«أَيُّهَا النَّاسُ أَلَسْتُ أَوْلَى بِكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ؟»

لوگو! کیا میں تمھیں تمہاری جانوں سے زیادہ قریب نہیں؟

قَالُوا: بَلَى

صحابہ کرام نے عرض کی: کیوں نہیں؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" فَإِنِّي كَأَنِّي لَكُمْ عَلَى الْحَوْضِ فَرَطًا وَسَائِلُكُمْ عَنِ اثْنَتَيْنِ: عَنِ الْقُرْآنِ، وَعَنْ عِتْرَتِي، لَا تَقَدَّمُوا قُرَيْشًا فَتَهْلَكُوا وَلَا تَخَلَّفُوا عَنْهَا فَتَضِلُّوا، قُوَّةُ الرَّجُلِ مِنْ قُرَيْشٍ قُوَّةُ رَجُلَيْنِ، أَلَا تَفَاقَهُوا قُرَيْشًا؟ فَهِيَ أَفْقَهُ مِنْكُمْ، لَوْلَا أَنْ تَبْطَرَ قُرَيْشٌ لَأَخْبَرْتُهَا بِمَا لَهَا عِنْدَ اللَّهِ؛ خِيَارُ قُرَيْشٍ خِيَارُ النَّاسِ، وَشِرَارُ قُرَيْشٍ خَيْرُ شِرَارِ النَّاسِ "

بلاشبہ میں، مجھے لگ رہا ہے کہ میں تمہارے لیے حوض پہ پہلے سے موجود ہوں اور تم سے دو چیزوں کے بارے میں پوچھنے والا ہوں:

قرآن کے بارے میں اور میری عترت کے بارے میں۔

قریش سے آگے مت بڑھو ہلاک ہو جاؤ گے۔ اور ان سے مخلف مت ہو، گمراہ ہو جاؤ گے۔ قریش کے ایک مرد کی قوت دو مردوں کی قوت کے برابر ہے۔ قریش سے علم (یا فقاہت) میں مقابلہ نہ کرو، وہ تم سے زیادہ سمجھ دار ہیں۔ اگر قریش کے افتخار میں پڑ جانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں دربارِ الٰہی میں ان کے لیے جو کچھ ہے اس کی خبر دے دیتا۔

قریش کے بھلے لوگ سب لوگوں سے بھلے ہیں۔ اور قریش کے برے لوگ، لوگوں کے بروں سے بھلے ہیں۔

(حلية الاولياء لابي نعيم 64/9)

جنابِ عمر بن علی کی سیدنا مولا علی سے روایت:

شرح مشکل الآثار میں ہے:

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ , عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ , عَنْ أَبِيهِ :

عَنْ عَلِيٍّ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَضَرَ الشَّجَرَةَ بِخُمٍّ فَخَرَجَ آخِذًا بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ:

حضرت مولا علی مشکل کشا شیر خدا کرم اللہ تعالی وجہ الکریم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مقامِ خُم پہ ایک درخت کے پاس پہنچے تو سیدنا مولا علی کرم اللہ تعالی وجہ الکریم کا ہاتھ پکڑے باہر تشریف لائے اور فرمایا:

" يَا أَيُّهَا النَّاسُ , أَلَسْتُمْ تَشْهَدُونَ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ رَبُّكُمْ ؟ "

اے لوگو! کیا تم اس بات کی گواہی نہیں دیتے کہ اللہ جل وعلا تمہارا پروردگار ہے؟

قَالُوا: بَلَى

صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین نے عرض کی: کیوں نہیں۔

قَالَ: " أَلَسْتُمْ تَشْهَدُونَ أَنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ أَوْلَى بِكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ , وَأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولَهُ مَوْلَيَاكُمْ؟ "

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

کیا تم اس بات کی گواہی نہیں دیتے کہ اللہ اور اس کا رسول تمہیں تمہاری جانوں سے زیادہ قریب ہیں؟ اور یہ کہ اللہ جل وعلا اور اس کا رسول تمہارے مولا ہیں؟

قَالُوا: بَلَى

صحابہ کرام نے عرض کی: کیوں نہیں یا رسول اللہ!

قَالَ: "فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ هَذَا مَوْلَاهُ" , أَوْ قَالَ: "فَإِنَّ عَلِيًّا مَوْلَاهُ" - شَكَّ ابْنُ مَرْزُوقٍ - " إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا: كِتَابَ اللهِ سَبَبُهُ بِأَيْدِيكُمْ , وَأَهْلَ بَيْتِي"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تو جس کا میں مولا، بلاشبہ یہ بھی اس کا مولا ہے۔ یا فرمایا:

(جس کا میں مولا) تو بے شک علی بھی اس کے مولا ہیں۔ (ابنِ مرزوق کو الفاظ میں شک ہوا۔)

(پھر فرمایا:) بے شک میں نے تمہارے بیچ وہ چیز چھوڑی ہے کہ اگر تم اسے پکڑ لو تو گمراہ نہیں ہو گے۔ اللہ کی کتاب، اس کا کنارہ تمہارے ہاتھوں میں ہے اور میرے اہلِ بیت۔

(شرح مشکل الآثار 1760)

الذریۃ الطاہرۃ للدولابی میں بھی یہ روایت اسی سند کے ساتھ موجود ہے لیکن الفاظ قدرے مختصر ہیں۔ الذریۃ الطاہرہ کے الفاظ اس طرح ہیں:

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ:

عَنْ عَلِيٍّ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَضَرَ الشَّجَرَةَ بِخُمٍّ قَالَ فَخَرَجَ آخِذًا بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ:

حضرت مولا علی کرم اللہ تعالی وجہ الکریم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مقامِ خُم پہ ایک درخت کے پاس تشریف لائے۔

فرمایا: پھر حضرت مولا علی کرم اللہ تعالی وجہ الکریم کا ہاتھ پکڑے باہر تشریف لائے تو فرمایا:

«يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَلَسْتُمْ تَشْهَدُونَ أَنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ أَوْلَى بِكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ وَأَنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ مَوْلَاكُمْ؟»

اے لوگو! کیا تم اس بات کی گواہی نہیں دیتے کہ اللہ جل وعلا اور اس کا رسول ﷺ تمہیں تمہاری جانوں سے زیادہ قریب ہیں؟ اور یہ کہ اللہ اور اس کا رسول تمہارے مولا ہیں؟

قَالُوا: بَلَى

صحابۂ کرام نے عرض کی: کیوں نہیں۔

قَالَ: «فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ عَلِيًّا مَوْلَاهُ أَوْ قَالَ فَإِنَّ هَذَا مَوْلَاهُ إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَمْ تَضِلُّوا كِتَابَ اللهِ وَأَهْلَ بَيْتِي»

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تو جس کا میں مولا ہوں تو بے شک علی اس کے مولا ہیں۔

یا فرمایا: تو بے شک یہ اس کے مولا ہیں۔ بے شک میں نے تمہارے بیچ وہ چیز چھوڑی ہے، اگر تم اسے پکڑ لو تو گمراہ نہ ہو گے۔

اللہ کی کتاب اور میرے اہل بیت۔

(الذریۃ الطاہرۃ للدولابی **237**)

السنۃ لابن ابی عاصم میں "ابو عامر" تک سند یہی ہے البتہ ابو عامر عقدی سے "ابراہیم بن مرزوق" کے بجائے "سلیمان بن عبد اللہ غیلانی" راوی ہیں۔ السنۃ لابن ابی عاصم کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

حَدَّثَنَا سُلَيمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْغَيْلانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ:

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنِّي تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا كِتَابَ اللَّهِ سَبَبُهُ بِيَدِ اللَّهِ وَسَبَبُهُ بِأَيْدِيكُمْ وَأَهْلَ بَيْتِي".

یعنی حضرت مولا علی کرم اللہ تعالی وجھہ الکریم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک میں نے تمہارے بیچ وہ چیز چھوڑی ہے، اگر تم اسے پکڑ لو تو گمراہ نہ ہو گے۔

اللہ کی کتاب۔ اس کا ایک کنارہ رب کے دستِ قدرت میں ہے اور ایک کنارہ تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ اور میرے اہل بیت۔

(السنۃ لابن ابی عاصم **1558**)

حارث کی سیدنا مولا علی سے روایت:

سیدنا مولا علی سے دوسرے راوی ہیں "حارث"۔ مسند بزار میں ہے:

حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ: نا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، قَالَ: نا سُعَادُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ:

عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حارث سے مروی ہے، وہ مولا علی سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"إِنِّي مَقْبُوضٌ وَإِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللَّهِ وَأَهْلَ بَيْتِي وَإِنَّكُمْ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُمَا وَأَنَّهُ لَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ حَتَّى يُبْتَغَى أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَمَا تُبْتَغَى الضَّالَّةُ فَلَا تُوجَدُ

میرا وصال ہونے کو ہے اور میں نے بلاشبہ تمہارے بیچ دو وزنی چیزیں چھوڑی ہیں:

اللہ کی کتاب اور میرے اہلِ بیت۔

اور بے شک تم ان دونوں کے بعد گمراہ نہ ہوگے۔

اور بے شک قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کو یوں تلاش کیا جائے گا جیسے کسی گمشدہ چیز کو ڈھونڈا جاتا ہے پھر وہ نہیں ملتی۔

(مسند البزار 864)

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ کی روایت:

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غدیرِ خم کے مقام پہ فرمایا:

یا ایھا الناس! انی مخلف فیکم الثقلین: کتاب اللہ وعترتی ولن یتفرقا حتی یردا علی الحوض

اے لوگو! میں اپنے پیچھے تمہارے بیچ دو وزنی چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں:

اللہ کی کتاب اور میری عترت۔

اور یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض پہ پہنچیں گے۔

(کتاب الموالاۃ لابن عقدۃ ص 146 ، استجلاب ارتقاء الغرف للسخاوی 363)

حضرت ابو سعید خدری کی روایت:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے اس حدیث کو دو شخصوں نے روایت کیا:

(1): عطیہ عوفی۔

(2): حضرت ابو سعید خدری کے بیٹے عبد الرحمن۔

عطیہ عوفی کی حضرت ابو سعید خدری سے روایت:

پہلے راوی عطیہ سے دس سے زائد لوگوں نے اس حدیث کو روایت کیا اور انہیں میں سے ایک ہیں "اعمش"

اعمش کی عطیہ عوفی سے روایت:

پھر اعمش سے چار لوگوں نے اس حدیث کو لیا۔

محمد بن فضیل کی اعمش سے روایت:

اعمش سے ایک راوی ہیں "محمد بن فضیل"۔ ان کی روایت جامع ترمذی وغیرہ میں موجود ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں:

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ عَطِيَّةَ:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي أَحَدُهُمَا أَعْظَمُ مِنَ الآخَرِ: كِتَابُ اللَّهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الأَرْضِ. وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي، وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الحَوْضَ

فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِيهِمَا

بے شک میں تمہارے بیچ وہ چیز چھوڑ کر جارہا ہوں، اگر تم نے اسے تھام لیا تو میرے بعد گمراہ نہ ہوگے۔ ان میں سے ایک دوسری سے زیادہ عظمت والی ہے۔ اللہ کی کتاب، آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی رسی۔ اور میری عترت یعنی میرے اہلِ بیت۔ اور یہ دونوں الگ نہ ہوں گے یہاں تک کہ دونوں میرے پاس حوض پہ پہنچیں گے۔

پس تم لوگ دیکھ لو کہ تم ان دونوں کے معاملے میں کیسے میرے خلیفہ (بن کر رہتے) ہو۔

اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد امام ترمذی نے فرمایا:

«هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ»

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(جامع ترمذی 3788)

یہ حدیث محمد بن فضیل ہی کے طریق سے "ترتيب الأمالي الخميسية" میں بھی موجود ہے البتہ اس میں "أَحَدُهُمَا أَعْظَمُ مِنَ الآخَرِ" کے کلماتِ مبارکہ موجود نہیں۔ اور "لَنْ يَتَفَرَّقَا" کے بجائے "لَنْ يَفْتَرِقَا" ہے۔

(ترتيب الأمالي الخميسية للشجري 738)

محمد بن طلحہ کی اعمش سے روایت:

جنابِ اعمش سے اس حدیث کے دوسرے راوی ہیں "محمد بن طلحہ"

مسند احمد بن حنبل وغیرہ میں ہے:

حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ طَلْحَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے راوی فرمایا:

"إِنِّي أُوشِكُ أَنْ أُدْعَى فَأُجِيبَ، وَإِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ: كِتَابَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَعِتْرَتِي، كِتَابُ اللهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، وَعِتْرَتِي: أَهْلُ بَيْتِي، وَإِنَّ اللَّطِيفَ الْخَبِيرَ أَخْبَرَنِي أَنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ، فَانْظُرُوا بِمَ تَخْلُفُونِي فِيهِمَا"

بے شک قریب ہے کہ مجھے بلایا جائے تو میں جواب دوں۔ اور بے شک میں تمہارے بیچ دو وزنی چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں:

اللہ کی کتاب اور میری عترت۔

اللہ کی کتاب آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی رسی ہے اور میری عترت میرے اہلِ بیت ہیں۔

اور بے شک لطیف و خبیر (جل جلالہ) نے مجھے بتایا کہ یہ دونوں الگ نہیں ہوں گے یہاں تک کہ دونوں میرے پاس حوض پہ پہنچیں گے۔ تو تم لوگ اس بات کا خیال رکھو کہ ان دونوں کے معاملے میں کیسے میری خلافت (پہ قائم رہو) گے۔

(مسند احمد **11131** ، الشریعۃ للآجری **1702**)

فضائل الصحابۃ کی روایت:

یہی روایت "فضائل الصحابہ" میں اسی سند کے ساتھ موجود ہے لیکن الفاظ کا تھوڑا فرق ہے۔ مسند احمد کی روایت میں ہے:

كِتَابَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَعِتْرَتِي (اللہ کی کتاب اور میری عترت)

جبکہ فضائل الصحابۃ کی روایت میں:

كِتَابَ اللهِ، وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي (اللہ کی کتاب اور میری عترت، یعنی میرے اہلِ بیت) ہے۔ نیز

جملہ "كِتَابُ اللهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ" فضائل الصحابۃ والی روایت میں موجود نہیں۔ اور مسند کی روایت میں "لَنْ يَفْتَرِقَا" یعنی بابِ افتعال سے ہے اور فضائل الصحابۃ کی روایت میں: "لَنْ يَتَفَرَّقَا" بابِ تفعل سے ہے۔

(فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل **1383**)

مسند ابی یعلی کی روایت:

یہی روایت "مسند ابی یعلی" میں بھی موجود ہے۔ اس کے الفاظ اور مسند احمد کی روایت کے الفاظ میں پہلا فرق یہ ہے کہ مسند احمد کی روایت میں "الثقلین" کے بعد:

كِتَابَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَعِتْرَتِي (اللہ کی کتاب اور میری عترت۔)

کے الفاظ ہیں اور یہ الفاظ مسند ابی یعلی میں نہیں۔

دوسرا فرق یہ ہے کہ مسند احمد بن حنبل میں ہے:

حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ (یعنی آسمان سے زمین کی جانب لمبی رسی) اور مسند ابی یعلی میں ہے: حَبْلٌ مَمْدُودٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ۔ (آسمان اور زمین کے بیچ لمبی رسی)

(مسند ابی یعلی الموصلی **1021**)

دیگر روایات:

جو الفاظ مسند ابی یعلی میں ہیں وہی "الشریعۃ للآجری" اور "مسند ابن الجعد" میں بھی ہیں البتہ:

"مَمْدُودٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ" (آسمان اور زمین کے بیچ لمبی رسی)

کے بجائے وہی کلماتِ مبارکہ ہیں جو مسند احمد بن حنبل میں ہیں، یعنی:

"حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ" (آسمان سے زمین تک لمبی رسی)

(الشریعۃ للآجری 1703 ، مسند ابن الجعد 2711)

اور "المخلصیات" کی روایت کے کلمات مکمل طور پر مسند احمد بن حنبل کی روایت کے موافق ہیں سوائے حدیث کے آخری جملہ میں "باء" کے فرق کے۔ مسند احمد بن حنبل میں ہے:

"فَانْظُرُوا بِمَ تَخْلُفُونِي فِيهِمَا"

جبکہ "المخلصیات" میں ہے:

"فانظُروا ما تخلُفُوني فِيهما"

(المخلصيات 1091)

صالح بن ابی الاسود کی اعمش سے روایت:

اعمش سے تیسرے راوی "صالح بن ابی الاسود" کی روایت معجم کبیر وغیرہ میں ہے۔ فرمایا:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ صَالِحٍ، ثنا صَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَطِيَّةَ:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، رَفَعَهُ، قَالَ:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے مرفوعا روایت ہے، فرمایا:

"كَأَنِّي قَدْ دُعِيتُ فَأَجَبْتُ فَإِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ: كِتَابَ اللهِ، حَبْلٌ مَمْدُودٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي، وَإِنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ، فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِيهِمَا"

ایسے لگ رہا ہے کہ مجھے بلایا جا چکا ہے اور میں نے (اس پکار کا) جواب بھی دے دیا ہے۔ پس بے شک میں تمہارے بیچ دو وزنی چیزیں چھوڑ کر جانے والا ہوں۔ اللہ کی کتاب، آسمان اور زمین کے بیچ لمبی رسی۔ اور میری عترت، میرے اہل بیت۔ اور بے شک یہ دونوں جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض پہ پہنچیں گے۔ تو تم لوگ خیال رکھو کہ ان دونوں کے

معاملے میں کیسے میری نیابت کروگے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی **2679**)

عبد اللہ بن عبد القدوس کی اعمش سے روایت:

اعمش سے چوتھے راوی ہیں "عبد اللہ بن عبد القدوس"۔ الضعفاء الکبیر میں ہے:

وَمِنْ حَدِيثِهِ مَا حَدَّثَنَاهُ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاهِرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوسِ، عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطِيَّةَ:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

یعنی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے، فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ» كِتَابَ اللَّهِ وَعِتْرَتِي، وَإِنَّهُمَا لَنْ يَزَالَا جَمِيعًا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ، فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِيهِمَا "

بے شک میں تمہارے بیچ دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جانے والا ہوں۔ اللہ کی کتاب اور میری عترت۔ اور وہ دونوں ہمیشہ اکٹھے رہیں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض پہ پہنچیں گے۔ تو تم لوگ دیکھو کہ ان دونوں کے بارے میں کیسے میری خلافت کرتے ہو۔

(الضعفاء الکبیر للعقیلی **250/2**)

ابو اسرائیل اسماعیل بن اسحاق مُلائی کی عطیہ عوفی سے روایت:

اسی حدیث کو عطیہ سے روایت کرنے والے دوسرے راوی اسماعیل بن ابی اسحاق ملائی ہیں۔

ان کی روایت مسندِ احمد وغیرہ میں ان الفاظ کے ساتھ ہے:

حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْرَائِيلَ يَعْنِي إِسْمَاعِيلَ بْنَ أَبِي إِسْحَاقَ الْمُلَائِيَّ، عَنْ عَطِيَّةَ:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے، فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ، أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ: كِتَابُ اللهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي، وَإِنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ"

بے شک میں تمہارے بیچ دو وزنی چیزیں چھوڑنے والا ہوں۔ ان میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے۔ اللہ کی کتاب آسمان سے زمین تک لمبی رسی، اور میری عترت، میرے اہلِ بیت۔ اور بے شک وہ دونوں جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض پہ میرے پاس آ پہنچیں گے۔

(مسند احمد 11104 ، فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل 1382)

ابو اسرائیل اسماعیل بن ابی اسحاق مُلائی کے طریق سے یہ روایت "المعرفۃ والتاریخ" میں بھی موجود ہے۔ کلماتِ مبارکہ کا محض اتنا فرق ہے کہ مسند احمد وغیرہ میں: "حَبْلٌ مَمْدُودٌ"(یعنی لٹکی ہوئی رسی) ہے اور اس کی جگہ المعرفۃ والتاریخ میں "سَبَبٌ مَوْصُولٌ" (جڑا ہوا ذریعہ) ہے۔یہی کلمات "ترتيب الأمالي الخميسية" اور ابو الشیخ اصفہانی کی "کتاب العوالی" کے بھی ہیں۔

(المعرفۃ والتاريخ للفسوى 537/1 ، 538 ، ترتيب الأمالي الخميسية للشجري 702 ، العوالى لابى الشيخ 19)

عبد الملک بن ابی سلیمان کی عطیہ عوفی سے روایت:

عطیہ ہی سے تیسرے راوی ہیں عبد الملک بن ابی سلیمان۔ ان کی روایت مسندِ احمد بن حنبل میں ایک بار ان الفاظ کے ساتھ ہے:

حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے، فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي، الثَّقَلَيْنِ، وَأَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ: كِتَابُ اللهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي، أَلَا وَإِنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا، حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ"

بے شک میں نے تمہارے بیچ وہ چیز چھوڑی ہے، اگر تم اسے پکڑ لو تو تم میرے بعد گمراہ نہیں ہو گے۔ (اور وہ) دو وزنی چیزیں (ہیں) اور ان میں سے ایک دوسری سے زیادہ بڑی ہے۔ اللہ کی کتاب، آسمان سے زمین تک لمبی رسی اور میری عترت، میرے اہلِ بیت۔

خبردار! بے شک وہ دونوں جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض پر میرے پاس پہنچیں گے۔

(مسند احمد 11561)

مسند احمد میں یہی روایت دوسرے مقام پہ بھی موجود ہے لیکن اس میں جملہ: "مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي" نہیں ہے۔

(مسند احمد 11211)

فضائل الصحابۃ کی روایت:

فضائل الصحابۃ میں یہ روایت اسی سند کے ساتھ موجود ہے۔ اور اس کے کلمات ویسے ہی ہیں جیسے مسند احمد کی پہلی روایت کے مذکور ہوئے اور اس کے آخر میں ان کلمات کا اضافہ ہے:

قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا: عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: «انْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِيهِمَا».

ابنِ نُمیر نے کہا: ہمارے بعض اصحاب نے جنابِ اعمش سے روایت کیا کہ آپ نے کہا:

تم دیکھو کہ تم ان دونوں کے بارے میں کیسے میری خلافت کرتے ہوئے۔

(فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل 990)

دیگر روایات:

انہی عبد الملک بن ابی سلیمان کی روایت مسند ابی یعلی میں بھی موجود ہے، فرمایا:

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے، فرمایا:

میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

"يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي كُنْتُ قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَمْ تَضِلُّوا بَعْدِي الثَّقَلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ: كِتَابُ اللَّهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي، وَإِنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ"

اے لوگو!

بے شک میں نے تمہارے بیچ وہ چیز چھوڑی ہے جس کے بعد تم گمراہ نہ ہو گے۔(اور وہ) دو وزنی چیزیں۔ان میں سے ایک دوسری سے زیادہ بڑی ہے۔

اللہ کی کتاب۔ آسمان سے زمین تک لمبی رسی۔ اور میری عترت، میرے اہلِ بیت۔ اور وہ دونوں الگ نہ ہوں گے یہاں تک کہ دونوں حوض پہ میرے پاس پہنچیں گے۔

(مسند ابی یعلی موصلی 1140)

السنۃ لابن ابی عاصم میں یہ روایت عبد الملک بن ابی سلیمان ہی کے طریق سے موجود ہے۔البتہ "كُنْتُ قَدْ تَرَكْتُ" کے بجائے "قَدْ تَرَكْتُ" ہے۔اور "لَمْ تَضِلُّوا" کی جگہ "فَلَنْ تَضِلُّوا" ہے۔"أَحَدُهُمَا" سے پہلے "واوَ" کا اضافہ اور "لَنْ يَفْتَرِقَا" کی جگہ "لَنْ يَتَفَرَّقَا" ہے۔

(السنۃ لابن ابی عاصم 1553)

"ترتیب الأمالي الخميسية" میں "إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ" (یعنی اگر تم اسے پکڑلو) کے بجائے "إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ" (اگر تم اسے تھام لو) ہے۔اور "لَنْ تَضِلُّوا" کے بعد "بَعْدِي" کا اضافہ نہیں۔ جس میں اشارہ ہے کہ کتاب الہی اور عترتِ رسول ﷺ سے تمسک وتشبث ہر حال میں ہدایت کا معیار ہے اور کسی وقت کے ساتھ مقید نہیں۔

(ترتیب الأمالي الخميسية للشجري 755)

معجم کبیر کی روایت:

اور طبرانی کی معجم کبیر کے الفاظ کچھ اس طرح ہیں:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطِيَّةَ:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے، فرمایا:

نبی ﷺ نے فرمایا:

"أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي أَمْرَيْنِ، أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ: كِتَابَ اللهِ، حَبْلٌ مَمْدُودٌ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي، وَإِنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ"

اے لوگو! بے شک میں تمہارے بیچ وہ چیز چھوڑنے والا ہوں، اگر تم نے اسے پکڑے رکھا تو تم میرے بعد بھٹکو گے نہیں۔ (اور وہ) دو چیزیں ہیں۔ ان میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے۔ اللہ کی کتاب، آسمان اور زمین کے بیچ لمبی رسی۔ اور میری عترت، میرے اہلِ بیت۔ اور بے شک وہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض پہ

پہنچیں گے۔

(معجم کبیر للطبرانی **2678**)

کثیر نواء کی عطیہ عوفی سے روایت:

عطیہ سے چوتھے راوی ہیں "کثیر نواء" ان کی روایت طبرانی نے معجم صغیر اور اوسط میں ان الفاظ کے ساتھ درج کی:

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ الْأُشْنَانِيُّ الْكُوفِيُّ، نَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ، نَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ كَثِيرٍ النَّوَّاءِ، عَنْ عَطِيَّةَ:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے، فرمایا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ، أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ: كِتَابُ اللَّهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي، وَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ»

بے شک میں تمہارے بیچ دو وزنی چیزیں چھوڑنے والا ہوں، جن میں سے ایک دوسری سے زیادہ بڑی ہے۔ اللہ کی کتاب آسمان سے زمین تک لمبی رسی۔ اور میری عترت، میرے اہلِ بیت۔ اور وہ دونوں ایک دوسرے سے الگ نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض پہ پہنچیں گے۔

(المعجم الاوسط للطبرانی **3439** ، المعجم الصغیر **363**)

ابو مریم انصاری کی عطیہ عوفی سے روایت:

عطیہ سے پانچویں راوی ہیں "ابو مریم انصاری" ان کی روایت طبرانی کی معجمِ اوسط میں ان

الفاظ کے ساتھ ہے:

حَدَّثَنَا حَمْدَانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْعَامِرِيُّ الْكُوفِيُّ قَالَ: نا يَحْيَى بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فُرَاتٍ الْقَزَّازُ قَالَ: نا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ كَثِيرٍ النَّوَّاءِ، وَأَبِي مَرْيَمَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَطِيَّةَ: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے، آپ رسول اللہ ﷺ سے راوی۔ فرمایا:

«إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ: كِتَابُ اللَّهِ، وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي، وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ»

بے شک میں تمہارے بیچ دو وزنی چیزیں چھوڑنے والا ہوں۔ اللہ کی کتاب اور میری عترت، میرے اہلِ بیت۔ اور وہ دونوں ایک دوسرے سے الگ نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض پہ آن پہنچیں گے۔

(المعجم الاوسط للطبرانی 3542)

زکریا کی عطیہ عوفی سے روایت:

عطیہ سے چھٹے راوی ہیں "زکریا" ان کی روایت مسند ابی یعلی موصلی میں ان الفاظ کے ساتھ ہے:

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا، حَدَّثَنِي عَطِيَّةُ: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے، آپ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے راوی، فرمایا:

"إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ: كِتَابُ اللَّهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي، وَلَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ"

بے شک میں تمہارے درمیان دو بھاری چیزیں چھوڑنے والا ہوں۔ ان میں سے ایک دوسری سے زیادہ بڑی ہے۔ اللہ کی کتاب آسمان اور زمین کے درمیان پھیلی ہوئی رسی۔ اور میری عترت، میرے اہلِ بیت۔ اور وہ دونوں ایک دوسرے سے الگ نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض پہ میرے پاس آن پہنچیں گے۔

(مسند ابی یعلی 1027)

یہی روایت "السنۃ لابن ابی عاصم" میں بھی ہے۔ اس میں "أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ" کے کلماتِ مبارکہ نہیں ہیں۔ "مَمْدُودٌ" سے پہلے "ما" کا کلمہ زائد ہے۔ اور "لَنْ يَفْتَرِقَا" کی جگہ "لَنْ يَتَفَرَّقَا" ہے۔

(السنۃ لابن ابی عاصم 1554)

ہارون بن سعد کی عطیہ عوفی سے روایت:

عطیہ سے ساتویں راوی ہیں "ہارون بن سعد" ان کی روایت کے الفاظ کچھ اس طرح ہیں:

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ الطَّيِّبِ الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ صُبَيْحٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَرْقَمَ، عَنْ هَارُونَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَطِيَّةَ:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے، آپ نبی ﷺ سے راوی، فرمایا:

«إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا كِتَابَ اللَّهِ وَعِتْرَتِي , وَإِنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَى الْحَوْضِ»

بے شک میں تمہارے بیچ وہ دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جانے والا ہوں کہ اگر تم نے انہیں تھام لیا تو گمراہ نہ ہو گے۔ اللہ کی کتاب اور میری عترت۔ اور بے شک یہ دونوں ایک دوسرے سے الگ نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض پہ آن پہنچیں۔

(المعجم الصغیر للطبرانی 376)

فضیل بن مرزوق کی عطیہ عوفی سے روایت:

عطیہ سے آٹھویں راوی ہیں "فضیل بن مرزوق" آپ کی حدیث "المعرفة والتاریخ" میں موجود ہے:

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ: أَنْبَأَ فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةَ:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے، فرمایا:

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ: كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ طَرَفٌ فِي يَدِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَطَرَفٌ فِي أَيْدِيكُمْ فَاسْتَمْسِكُوا بِهِ، أَلَا وَعِتْرَتِي.

بے شک میں تمہارے بیچ دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جانے والا ہوں۔ ان میں سے ایک دوسری سے زیادہ بڑی ہے۔ اللہ کی کتاب، آسمان سے زمین تک پھیلی ہوئی رسی۔ ایک جانب دستِ الٰہی میں ہے اور دوسری جانب تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ پس اسے تھامے رکھو۔

خبردار!

اور میری عترت۔

قَالَ فُضَيْلٌ: سَأَلْتُ عَطِيَّةَ عَنْ عِتْرَتِهِ؟ قَالَ: أَهْلُ بَيْتِهِ.

فضیل نے کہا: میں نے عطیہ سے حضور ﷺ کی عترت کے بارے میں پوچھا تو عطیہ نے کہا: آپ ﷺ کے اہلِ بیت۔

(المعرفة والتاريخ للفسوى 537/1)

جبر بن حر کی عطیہ عوفی سے روایت:

عطیہ سے نویں راوی ہیں "جبر بن حر" ان کی روایت کے الفاظ اس طرح ہیں:

أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَلْحَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ غَسَّانَ، بِقِرَاءَتِي، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْعَامِرِيُّ الْكُوفِيُّ، قِرَاءَةً عَلَيْهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَرِيرِيُّ، عَنْ جَبْرِ بْنِ الْحُرِّ، عَنْ عَطِيَّةَ:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے، فرمایا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ: كِتَابُ اللَّهِ، وَأَهْلُ بَيْتِي"

بے شک میں تمہارے بیچ دو بھاری چیزیں چھوڑنے والا ہوں۔ اللہ کی کتاب اور میرے اہلِ بیت۔

(ترتيب الأمالي الخميسية للشجري 754)

حسن بن عطیہ کی عطیہ عوفی سے روایت:

عطیہ سے دسویں راوی ہیں "حسن بن عطیہ"، تاریخِ دمشق میں ہے:

أخبرنا أبو الفتح أحمد بن عقيل بن محمد بن أحمد بن رافع أنبأنا أبي أبو الفضل وأخبرنا أبو القاسم بن السمرقندي أنبأنا أبو محمد عبيد الله بن إبراهيم المعروف بابن كبيبة النجار قالا أنبأنا أبو بكر محمد بن عبد الرحمن القطان أنبأنا خيثمة بن سليمان حدثنا محمد بن سعد حدثنا أبي حدثنا عمرو والحسن عن الحسن بن عطية عن عطية قال :

قال أبو سعيد الخدري : سمعت رسول الله (صلى الله عليه وسلم) يقول:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

إني تارك فيكم الثقلين ألا وأحدهما أكبر من الآخر كتاب الله حبل ممدود من السماء إلى الأرض وعترتي أهل بيتي ألا وانهما لن يتفرقا حتى يردا علي الحوض

بے شک میں تمہارے درمیان دو بیش قیمت نفیس چیزیں چھوڑنے والا ہوں، ان میں سے ایک دوسری سے زیادہ بڑی ہے۔ اللہ کی کتاب آسمان سے زمین کی جانب لٹکی ہوئی رسی ہے اور میری عترت، میرے اہلِ بیت۔ خبردار! بے شک وہ دونوں ایک دوسرے سے الگ نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض پہ آن پہنچیں گے۔

(تاریخ دمشق 92/54)

ابو الجحاف کی عطیہ عوفی سے روایت:

عطیہ سے گیارہویں راوی ہیں "ابو الجحاف"۔ فضائل الصحابہ میں ہے:

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى ابْنُ بِنْتِ السُّدِّيِّ قثنا تَلِيدٌ، عَنْ أَبِي الْجَحَّافِ، عَنْ عَطِيَّةَ:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے، فرمایا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ فَلَنْ تَضِلُّوا: كِتَابَ اللَّهِ، وَأَهْلَ بَيْتِي"

میں نے تمہارے بیچ وہ چیز چھوڑی ہے، اگر تم نے اسے تھام لیا تو تم گمراہ نہیں ہوگے:

اللہ کی کتاب اور میرے اہل بیت۔

(فضائل الصحابة لاحمد بن حنبل 170)

حضرت ابو سعید خدری کے بیٹے کی آپ سے روایت:

حضرت ابو سعید خدری ہی سے دوسرے راوی ان کے بیٹے عبد الرحمن ہیں۔ الضعفاء الکبیر میں

ہے:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فُرَاتٍ الْقَزَّازُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصٍ الْعَطَّارُ، عَنْ هَارُونَ بْنِ سَعْدٍ:

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

عبد الرحمن بن ابی سعید اپنے والد حضرت ابو سعید خدری سے راوی، فرمایا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ , أَحَدُهُمَا كِتَابُ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى , سَبَبٌ طَرَفُهُ بِيَدِ اللَّهِ , وَطَرَفُهُ بِأَيْدِيكُمْ , وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي , وَإِنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ» .

بے شک میں تمہارے بیچ دو بیش قیمت نفیس چیزیں چھوڑنے والا ہوں۔ ان میں سے ایک اللہ تبارک و تعالی کی کتاب ہے۔ ایک ایسا ذریعہ جس کا کنارہ دستِ خداوندی میں ہے اور دوسرا

کنارہ تمہارے ہاتھوں میں۔ اور میری عترت میرے اہلِ بیت۔ اور بے شک یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض پہ آن پہنچیں گے۔

(الضعفاء الكبير للعقيلی 362/4)

فوائدِ ابی بکر النصیبی میں یہی روایت قدرے اختصار کے ساتھ مروی ہے۔ فرمایا:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ , ثنا يَحْيَى بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فُرَاتٍ , ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصٍ الْعَطَّارُ , عَنْ هَارُونَ بْنِ سَعْدٍ :

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ , عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

عبد الرحمن بن ابی سعید اپنے والد حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی، فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ، كِتَابُ اللَّهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ , وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي، وَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ»

بے شک میں تمہارے بیچ دو بھاری چیزیں چھوڑنے والا ہوں:

اللہ کی کتاب جو آسمان سے زمین تک لمبی رسی ہے۔ اور میری عترت، میرے اہلِ بیت۔ اور بے شک یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض پہ آ پہنچیں گے۔

(فوائد ابی بکر النصیبی 72)

حضرت زید بن ارقم کی روایت:

حضرت زید بن ارقم سے اس حدیث کو چھ لوگوں نے روایت کیا:

1) یزید بن حیان

2) حبیب بن ابی ثابت

3) علی بن ربیعۃ

4) عمرو بن واثلہ

5) ابو الطفیل

6) ابو الضحی مسلم بن صبیح

یزید بن حیان کی حضرت زید بن ارقم سے روایت:

یزید بن حیان سے اس حدیث کو تین سے چار لوگوں نے روایت کیا:

- ابو حیان یحیی بن سعید بن حیان تیمی
- سلیمان اعمش
- سعید بن مسروق
- اور بعض طرق میں سعید بن مسروق یا سفیان ثوری کے الفاظ ہیں۔

ابو حیان تیمی کی یزید بن حیان سے روایت:

پھر ابو حیان تیمی سے پانچ لوگوں نے اس حدیث کو لیا۔

اسماعیل بن عُلَیَّہ کی ابو حیان تیمی سے روایت:

ابو حیان سے ایک راوی اسماعیل بن عُلَیَّہ ہیں۔ صحیح مسلم میں ہے:

حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَشُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ، قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنِي أَبُو حَيَّانَ، حَدَّثَنِي :

يَزِيدُ بْنُ حَيَّانَ، قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَحُصَيْنُ بْنُ سَبْرَةَ، وَعُمَرُ بْنُ مُسْلِمٍ، إِلَى زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، فَلَمَّا جَلَسْنَا إِلَيْهِ قَالَ لَهُ حُصَيْنٌ: لَقَدْ لَقِيتَ يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيرًا، رَأَيْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَمِعْتَ حَدِيثَهُ، وَغَزَوْتَ مَعَهُ، وَصَلَّيْتَ خَلْفَهُ لَقَدْ لَقِيتَ، يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيرًا، حَدِّثْنَا يَا زَيْدُ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، :

یزید بن حیان کا کہنا ہے کہ میں اور حصین بن سبرہ اور عمر بن مسلم جنابِ زید بن ارقم کے پاس حاضر ہوئے۔جب ہم آپ کے پاس بیٹھ گئے تو حصین نے آپ سے عرض کی:

اے زید!

آپ نے بڑی خیر پائی ہے۔رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے، آپ ﷺ کی حدیث سنی، آپ ﷺ کی معیت میں غزوات کیے، آپ کی اقتدا میں نماز پڑھی۔اے زید! یقیناً آپ نے بڑی خیر پائی ہے۔ہمیں وہ بات بتائیں جسے آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہو۔

قَالَ: يَا ابْنَ أَخِي وَاللهِ لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّي، وَقَدُمَ عَهْدِي، وَنَسِيتُ بَعْضَ الَّذِي كُنْتُ أَعِي مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا حَدَّثْتُكُمْ فَاقْبَلُوا، وَمَا لَا، فَلَا تُكَلِّفُونِيهِ، ثُمَّ قَالَ:

حضرتِ زید بن ارقم نے فرمایا:

بھتیجے! اللہ کی قسم میری عمر بڑھ گئی ہے اور میرا دور پرانا ہو گیا ہے اور میں جو کچھ رسول اللہ ﷺ سے یاد کیا کرتا تھا اس میں سے کچھ بھول چکا ہوں۔پس جو میں تمہیں بتاؤں اسے قبول کر لو اور جو نہ بتاؤں اس کی مجھے تکلیف نہ دو۔

پھر فرمایا:

قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِينَا خَطِيبًا، بِمَاءٍ يُدْعَى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَوَعَظَ وَذَكَّرَ، ثُمَّ قَالَ:

ایک روز رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان خطبہ دینے کھڑے ہوئے، مکہ مشرفہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان ایک پانی پہ جسے خم کہا جاتا۔ رسول اللہ ﷺ نے اللہ جل وعلا کی حمد وثنا کی اور وعظ ونصیحت فرمائی۔ پھر فرمایا:

"أَمَّا بَعْدُ، أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبَ، وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ: أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ فَخُذُوا بِكِتَابِ اللهِ، وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ" فَحَثَّ عَلَى كِتَابِ اللهِ وَرَغَّبَ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: «وَأَهْلُ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي»

بعد اس کے:

خبردار اے لوگو!

میں تو ایک انسان ہوں، قریب ہے کہ میرے پروردگار کا قاصد آئے تو مجھے جواب دینا پڑے۔ اور میں تمہارے بیچ دو بیش قیمت چیزیں چھوڑنے والا ہوں:

ان میں سے ایک اللہ کی کتاب ہے۔ اس میں ہدایت اور نور ہے۔ تو اللہ کی کتاب کو پکڑ لو اور اسے تھام لو۔

پھر آپ ﷺ نے کتاب اللہ پہ ابھارا اور ترغیب دی۔ پھر فرمایا:

اور میرے اہلِ بیت۔ میں تمہیں میرے اہلِ بیت کے بارے میں رب یاد دلاتا ہوں۔ میں تمہیں میرے اہلِ بیت کے بارے میں رب یاد دلاتا ہوں۔ میں تمہیں میرے اہلِ بیت کے

بارے میں رب یاد دلاتا ہوں۔

فَقَالَ لَهُ حُصَيْنٌ: وَمَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ؟ يَا زَيْدُ أَلَيْسَ نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ؟

حصین نے جنابِ زید سے کہا: رسول اللہ ﷺ کے اہلِ بیت کون ہیں؟ کیا آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات آپ ﷺ کے اہلِ بیت سے نہیں؟

قَالَ: نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ، وَلَكِنْ أَهْلُ بَيْتِهِ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ،

جنابِ زید بن ارقم نے فرمایا:

رسول اللہ ﷺ کی ازواجِ مطہرات آپ ﷺ کے اہلِ بیت سے ہیں۔ لیکن آپ ﷺ کے اہلِ بیت وہ ہیں جن پر آپ ﷺ کے بعد صدقہ حرام ہے۔

قَالَ: وَمَنْ هُمْ؟

حصین نے کہا: وہ کون ہیں؟

قَالَ: هُمْ آلُ عَلِيٍّ وَآلُ عَقِيلٍ، وَآلُ جَعْفَرٍ، وَآلُ عَبَّاسٍ

حضرتِ زید بن ارقم نے فرمایا: وہ مولا علی کی آل، جنابِ عقیل کی آل، جنابِ جعفر کی آل، جنابِ عباس کی آل ہیں۔

قَالَ: كُلُّ هَؤُلَاءِ حُرِمَ الصَّدَقَةَ؟

حصین نے کہا: ان سب پہ صدقہ حرام ہے؟

قَالَ: نَعَمْ

حضرت زید بن ارقم نے فرمایا: ہاں۔

(صحیح مسلم 2408)

معمولی سے لفظی فرق کے ساتھ یہ حدیث مسند احمد بن حنبل اور معجمِ کبیر میں بھی موجود ہے۔

(مسند احمد 19265 ، المعجم الکبیر للطبرانی 5028)

محمد بن فضیل کی ابو حیان تیمی سے روایت:

ابو حیان سے دوسرے راوی ہیں "محمد بن فضیل"۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا:
(ابو حیان سے محمد بن فضیل نے) اسماعیل بن عُلَیَّہ کی روایت کے ہم معنی روایت کی۔
(صحیح مسلم 2408)

صحیح ابن خزیمہ میں ہے:

حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ وَهُوَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ التَّيْمِيُّ الرَّبَابُ:

عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَحُصَيْنُ بْنُ سَمُرَةَ، وَعَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ، إِلَى زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، فَجَلَسْنَا إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ حَصِينٌ:

یزید بن حیان سے مروی ہے، کہا:
میں، حصین بن سمرہ اور عمرو بن مسلم جنابِ زید بن ارقم کے پاس گئے۔ ہم آپ کے پاس بیٹھے تو حصین نے آپ سے عرض کی:

يَا زَيْدُ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَلَّيْتَ خَلْفَهُ، وَسَمِعْتَ حَدِيثَهُ، وَغَزَوْتَ مَعَهُ لَقَدْ أَصَبْتَ يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيرًا. حَدِّثْنَا يَا زَيْدُ حَدِيثًا سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا شَهِدْتَ مَعَهُ

اے زید!
آپ نے رسول اللہ ﷺ کا جلوہ دیکھا ہے، آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔ آپ ﷺ کی حدیث سنی ہے۔ آپ ﷺ کی معیت میں جنگ لڑی ہے۔
اے زید! آپ نے بڑی خیر کو پایا۔

اے زید!

ہمیں کوئی ایسی حدیث سنایئے جسے آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہو اور جس میں آپ حضور ﷺ کے ساتھ موجود ہوں۔

قَالَ: بَلَى، ابْنَ أَخِي، لَقَدْ قَدِمَ عَهْدِي، وَكَبِرَتْ سِنِي، وَنَسِيتُ بَعْضَ الَّذِي كُنْتُ أَعِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا حَدَّثْتُكُمْ فَاقْبَلُوهُ، وَمَا لَمْ أُحَدِّثْكُمُوهُ، فَلَا تُكَلِّفُونِي

حضرت زید بن ارقم نے فرمایا:

کیوں نہیں اے بھتیجے۔ تحقیق میرا دور پرانا ہو گیا اور میری عمر بڑھ گئی اور میں جو کچھ رسول اللہ ﷺ سے یاد کیا کرتا تھا اس میں سے کچھ بھول چکا ہوں۔ پس جو میں تمہیں بتاؤں اسے قبول کر لو اور جو نہ بتاؤں اس کی مجھے تکلیف نہ دو۔

قال: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا خَطِيبًا بِمَاءٍ يُدْعَى خُمٍّ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَوَعَظَ وَذَكَّرَ، ثُمَّ قَالَ:

جنابِ زید نے کہا: ایک روز رسول اللہ ﷺ ہمارے بیچ، ایک پانی جسے خُم کہا جاتا ہے، وہاں خطبہ دینے کھڑے ہوئے۔ اللہ جل وعلا کی حمد و ثنا کی۔ اور وعظ و نصیحت فرمائی۔ پھر فرمایا:

"أَمَّا بَعْدُ، أَيُّهَا النَّاسُ، فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَنِي رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبَهُ، وَإِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ: أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللَّهِ، فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ، مَنِ اسْتَمْسَكَ بِهِ وَأَخَذَ بِهِ كَانَ عَلَى الْهُدَى، وَمَنْ تَرَكَهُ وَأَخْطَأَهُ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ، وَأَهْلُ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللَّهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ".

اس کے بعد:

اے لوگو! میں ایک انسان ہوں، قریب ہے کہ میرے پروردگار کا قاصد میرے پاس آ جائے

تو میں اسے جواب دوں۔ اور میں تمہارے درمیان دو نفیس چیزیں چھوڑنے والا ہوں:
ان میں سے پہلی اللہ کی کتاب ہے۔ اس میں ہدایت اور نور ہے۔ جس نے اسے تھام لیا اور اسے پکڑے رکھا وہ ہدایت پہ ہے۔ اور جس نے اسے چھوڑ دیا اور اس سے خطا کر بیٹھا وہ گمراہی پہ ہے۔
اور میرے اہلِ بیت۔ میں تمہیں میرے اہلِ بیت کے معاملے میں رب یاد دلاتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے جملے تین بار ارشاد فرمائے۔

قَالَ حَصِينٌ: فَمَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ يَا زَيْدُ؟ أَلَيْسَتْ نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ؟

حصین نے کہا: اے زید! رسول اللہ ﷺ کے اہلِ بیت کون ہیں؟ کیا آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات آپ ﷺ کے اہلِ بیت سے نہیں؟

قَالَ: «بَلَى، نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ، وَلَكِنَّ أَهْلَ بَيْتِهِ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَةَ»

حضرت زید نے فرمایا:
کیوں نہیں۔ آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالی عنہن آپ ﷺ کے اہلِ بیت سے ہیں۔ لیکن آپ ﷺ کے اہلِ بیت وہ ہیں جن پہ صدقہ حرام ہے۔

قَالَ: مَنْ هُمْ؟

حصین نے کہا: وہ کون ہیں؟

قَالَ: " آلُ عَلِيٍّ، وَآلُ عُقَيْلٍ، وَآلُ جَعْفَرٍ، وَآلُ الْعَبَّاسِ

حضرت زید بن ارقم نے فرمایا: آلِ علی، آلِ عقیل، آلِ جعفر، آلِ عباس۔

قَالَ حَصِينٌ: وَكُلُّ هَؤُلَاءِ حُرِمَ الصَّدَقَةَ؟

حصین نے کہا: ان سبھی پہ صدقہ حرام ہے؟

قَالَ: «نَعَمْ»

حضرت زید نے فرمایا: ہاں۔

(صحیح ابن خزیمہ 2357)

محمد بن فضیل کی روایت شرح مشکل الآثار میں بھی موجود ہے لیکن متنِ حدیث کے کلماتِ مبارکہ کچھ اس طرح ہیں:

" أَمَّا بَعْدُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ , إِنِّي إِنَّمَا أَنْتَظِرُ أَنْ يَأْتِيَنِي رَسُولٌ مِنْ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَأُجِيبَ , وَإِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ: كِتَابَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ , فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ , فَاسْتَمْسِكُوا بِكِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ , وَخُذُوا بِهِ " فَرَغَّبَ فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَحَثَّ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: " وَأَهْلَ بَيْتِي , أُذَكِّرُكُمُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَهْلِ بَيْتِي "

بعد ازاں: اے لوگو!

بے شک میں انتظار کر رہا ہوں کہ میرے پروردگار کی جانب سے قاصد آجائے تو میں اس کی دعوت قبول کروں۔ اور بے شک میں تمہارے بیچ دو بیش قیمت نفیس چیزیں چھوڑنے والا ہوں:

اللہ کی کتاب۔ اس میں ہدایت اور نور ہے۔ پس اللہ جل وعلا کی کتاب کو تھام لو اور اسے پکڑے رکھو۔

پھر آپ ﷺ نے کتابِ الٰہی کے بارے میں ترغیب دی اور اس پہ ابھارا۔

پھر فرمایا:

اور میرے اہلِ بیت۔ میں تمہیں میرے اہلِ بیت کے بارے میں رب یاد دلاتا ہوں۔

(شرح مشکل الآثار 3464)

اسی طرح کے کلماتِ مبارکہ "السنۃ لابن ابی عاصم" ، مسند ابن ابی شیبہ ، معجمِ کبیر ، المعرفۃ والتاریخ للفسوی وغیرھا میں بھی ہیں۔

(السنۃ لابن ابی عاصم **1550** ، مسند ابن ابی شیبۃ **514** ، المعجم الکبیر للطبرانی **5028** ، المعرفۃ والتاریخ للفسوی **536/1**)

جریر کی ابو حیان تیمی سے روایت:

ابو حیان سے اس حدیث کو روایت کرنے والے تیسرے شخص ہیں "جریر" ۔امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا:

(ابو حیان سے جریر نے) اسماعیل بن عُلَیَّہ کی روایت کے ہم معنی روایت کی۔البتہ اس میں یہ اضافہ ہے:

كِتَابُ اللهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ، مَنِ اسْتَمْسَكَ بِهِ، وَأَخَذَ بِهِ، كَانَ عَلَى الْهُدَى، وَمَنْ أَخْطَأَهُ، ضَلَّ

اللہ کی کتاب، اس میں ہدایت اور نور ہے۔ جس نے اسے تھام لیا اور اسے پکڑے رکھا وہ ہدایت پہ ہے۔اور جس نے اس سے خطا کرلی وہ بھٹک گیا۔

(صحیح مسلم **2408**)

صحیح ابن خزیمہ میں ہے:

حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ وَهُوَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ التَّيْمِيُّ الرَّبَابُ:

عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَحُصَيْنُ بْنُ سَمُرَةَ، وَعَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ، إِلَى زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، فَجَلَسْنَا إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ حَصِينٌ:

یزید بن حیان سے مروی ہے، کہا:

میں، حصین بن سمرہ اور عمرو بن مسلم جنابِ زید بن ارقم کے پاس گئے۔ ہم آپ کے پاس بیٹھے تو حصین نے آپ سے عرض کی:

يَا زَيْدُ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَلَّيْتَ خَلْفَهُ، وَسَمِعْتَ حَدِيثَهُ، وَغَزَوْتَ مَعَهُ لَقَدْ أَصَبْتَ يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيرًا. حَدِّثْنَا يَا زَيْدُ حَدِيثًا سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا شَهِدْتَ مَعَهُ

اے زید!

آپ نے رسول اللہ ﷺ کا جلوہ دیکھا ہے، آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔ آپ ﷺ کی حدیث سنی ہے۔ آپ ﷺ کی معیت میں غزوات کیے۔

اے زید!

تحقیق آپ نے بڑی خیر کو پایا۔

اے زید!

ہمیں کوئی ایسی حدیث سنایئے جسے آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہو اور جس میں آپ حضور ﷺ کے ساتھ موجود ہوں۔

قَالَ: بَلَى، ابْنَ أَخِي، لَقَدْ قَدِمَ عَهْدِي، وَكَبِرَتْ سِنِي، وَنَسِيتُ بَعْضَ الَّذِي كُنْتُ أَعِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا حَدَّثْتُكُمْ فَاقْبَلُوهُ، وَمَا لَمْ أُحَدِّثْكُمُوهُ، فَلَا تُكَلِّفُونِي

حضرت زید بن ارقم نے فرمایا:

کیوں نہیں اے بھتیجے۔ تحقیق میرا دور پرانا ہو گیا اور میری عمر بڑھ گئی اور میں رسول اللہ ﷺ سے جو کچھ یاد کیا کرتا تھا اس میں سے کچھ بھول چکا ہوں۔ پس جو میں تمہیں بتاؤں اسے قبول کر لو اور جو نہ بتاؤں اس کی مجھے تکلیف نہ دو۔

قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا خَطِيبًا بِمَاءٍ يُدْعَى خُمٍّ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَوَعَظَ وَذَكَّرَ، ثُمَّ قَالَ:

جنابِ زید نے کہا: ایک روز رسول اللہ ﷺ ہمارے بیچ، ایک پانی جسے خُم کہا جاتا ہے، وہاں خطبہ دینے کھڑے ہوئے۔ اللہ جل وعلا کی حمد و ثنا کی۔ اور وعظ و نصیحت فرمائی۔ پھر فرمایا:

"أَمَّا بَعْدُ، أَيُّهَا النَّاسُ، فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَنِي رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبَهُ، وَإِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ: أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللَّهِ، فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ، مَنِ اسْتَمْسَكَ بِهِ وَأَخَذَ بِهِ كَانَ عَلَى الْهُدَى، وَمَنْ تَرَكَهُ وَأَخْطَأَهُ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ، وَأَهْلُ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللَّهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ".

بعد ازاں:

اے لوگو!

میں ایک انسان ہوں، قریب ہے کہ میرے پروردگار کا قاصد میرے پاس آجائے تو میں اس کی دعوت قبول کرلوں۔ اور میں تمہارے درمیان دو نفیس چیزیں چھوڑنے والا ہوں:

ان میں سے پہلی اللہ کی کتاب ہے۔ اس میں ہدایت اور نور ہے۔ جس نے اسے تھام لیا اور اسے پکڑے رکھا وہ ہدایت پہ ہے۔ اور جس نے اسے چھوڑ دیا اور اس سے خطا کر بیٹھا وہ گمراہی پہ ہے۔

اور میرے اہلِ بیت۔ میرے اہلِ بیت کے معاملے میں میں تمہیں رب یاد دلاتا ہوں۔

رسول اللہ ﷺ نے یہ جملے تین بار ارشاد فرمائے۔

قَالَ حَصِينٌ: فَمَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ يَا زَيْدُ؟ أَلَيْسَتْ نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ؟

حصین نے کہا: اے زید! رسول اللہ ﷺ کے اہلِ بیت کون ہیں؟ کیا آپ ﷺ کی ازواجِ

مطہرات آپ ﷺ کے اہلِ بیت سے نہیں؟

قَالَ: «بَلَى، نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ، وَلَكِنَّ أَهْلَ بَيْتِهِ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَةَ»

حضرت زید نے فرمایا: کیوں نہیں۔ آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالی عنہن آپ ﷺ کے اہلِ بیت سے ہیں۔ لیکن آپ ﷺ کے اہلِ بیت وہ ہیں جن پہ صدقہ حرام ہے۔

قَالَ: مَنْ هُمْ؟

حصین نے کہا: وہ کون ہیں؟

قَالَ: " آلُ عَلِيٍّ، وَآلُ عُقَيْلٍ، وَآلُ جَعْفَرٍ، وَآلُ الْعَبَّاسِ

حضرت زید بن ارقم نے فرمایا: آلِ علی، آلِ عقیل، آلِ جعفر، آلِ عباس۔

قَالَ حَصِينٌ: وَكُلُّ هَؤُلَاءِ حُرِمَ الصَّدَقَةَ؟

حصین نے کہا: ان سبھی پہ صدقہ حرام ہے؟

قَالَ: «نَعَمْ»

حضرت زید نے فرمایا: ہاں۔

(صحیح ابن خزیمہ 2357)

اسی سے ملتے جلتے الفاظ کے ساتھ یہ روایتِ مبارکہ مسند بزار اور نسائی کی سنن کبری میں بھی موجود ہے۔

(مسند البزار 4336 ، السنن الکبری للنسائی 8119)

جعفر بن عون کی ابو حیان تیمی سے روایت:

چوتھے شخص جنہوں نے اس حدیث کو ابو حیان تیمی سے روایت کیا وہ "جعفر بن عون" ہیں۔

السنن الکبری للبیہقی میں ہے:

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ، أنبأ أَبُو الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ

عَبْدِ الْوَهَّابِ الْفَرَّاءُ، أنبأ جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، أنبأ أَبُو حَيَّانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ عَمِّهِ:

يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ قَالَ: انْطَلَقْتُ إِلَى زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، فَقَالَ:

یزید بن حیان سے مروی ہے، کہا:

میں حضرت زید بن ارقم کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا:

قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ يُدْعَى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ، وَالْمَدِينَةِ، حَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ، ثُمَّ قَالَ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان ایک پانی جسے خُم کہا جاتا ہے، مکہ مشرفہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان۔ وہاں قیام فرما ہوئے۔ اللہ جل وعلا کی حمد و ثنا کی اور وعظ و نصیحت فرمائی۔ پھر فرمایا:

"أَمَّا بَعْدُ، أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَنِي رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبَ، وَإِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ، أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ، فَتَمَسَّكُوا بِكِتَابِ اللهِ وَخُذُوا بِهِ" فَحَثَّ عَلَيْهِ وَرَغَّبَ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: "وَأَهْلُ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي"

بعد ازاں: خبردار اے لوگو! میں ایک انسان ہوں، قریب ہے کہ میرے پروردگار کا قاصد میرے پاس آئے تو میں اس کی دعوت قبول کر لوں۔ اور میں تمہارے بیچ دو بھاری چیزیں چھوڑنے والا ہوں:

ان میں سے ایک اللہ کی کتاب ہے۔ اس میں ہدایت اور نور ہے۔ پس اللہ کی کتاب کو تھام لو اور اسے پکڑے رکھو۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتابِ الٰہی پر ابھارا اور اس کے بارے میں ترغیب دی۔ پھر فرمایا:

اور میرے اہلِ بیت۔ میرے اہلِ بیت کے بارے میں تمہیں میں رب یاد دلاتا ہوں۔

قَالَ حُصَيْنٌ: يَا زَيْدُ، مَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ؟ أَلَيْسَتْ نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ؟

حصین نے کہا:

اے زید! آپ ﷺ کے اہلِ بیت کون ہیں؟ کیا آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات آپ ﷺ کے اہلِ بیت سے نہیں؟

قَالَ: بَلَى إِنَّ نِسَاءَهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَلَكِنَّ أَهْلَ بَيْتِهِ الَّذِينَ ذَكَرَهُمْ مَنْ حُرِمُوا الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ

زید بن ارقم نے فرمایا: کیوں نہیں؟ بے شک آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات آپ ﷺ کے اہلِ بیت سے ہیں۔ لیکن آپ ﷺ کے اہلِ بیت جن کا آپ ﷺ نے ذکر فرمایا وہ وہ ہیں جن پر آپ ﷺ کے بعد صدقہ حرام ہے۔

قَالَ: وَمَنْ هُمْ؟

عمران بن حصین نے کہا: وہ کون ہیں؟

قَالَ: آلُ عَلِيٍّ وَآلُ عَقِيلٍ وَآلُ جَعْفَرٍ وَآلُ الْعَبَّاسِ

زید بن ارقم نے فرمایا: آلِ علی اور آلِ عقیل اور آلِ جعفر اور آلِ عباس۔

قَالَ: وَكُلُّ هَؤُلَاءِ حُرِمُوا الصَّدَقَةَ؟

حصین نے کہا: ان سبھی پر صدقہ حرام ہے؟

قَالَ: نَعَمْ"

زید بن ارقم نے کہا: ہاں۔

(السنن الکبری للبیہقی **2857**)

جعفر بن عون کی ابو حیان تیمی سے روایت السنن الکبری ہی میں دوسرے مقام پہ معمولی فرق کے ساتھ موجود ہے۔ اور یوں ہی مسند عبد بن حمید میں بھی موجود ہے۔

(السنن الکبری للبیہقی **13238** ، المنتخب من مسند عبد بن حمید **265**)

سنن دارمی میں فرمایا:

حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ:

عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا خَطِيبًا فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ:

یزید بن حیان سے مروی ہے، وہ حضرت زید بن ارقم سے راوی، فرمایا:

ایک روز رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان خطبہ ارشاد فرمانے کھڑے ہوئے تو اللہ جل وعلا کی حمد وثنا کی۔ پھر فرمایا:

"يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَنِي رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبَهُ، وَإِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ: أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ، فَتَمَسَّكُوا بِكِتَابِ اللَّهِ، وَخُذُوا بِهِ"، فَحَثَّ عَلَيْهِ وَرَغَّبَ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: «وَأَهْلَ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللَّهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ»

اے لوگو!

میں تو ایک انسان ہوں۔ قریب ہے کہ میرے پروردگار کا قاصد میرے پاس آئے تو میں اس کو جواب دوں۔ اور بے شک میں تمہارے درمیان دو وزنی چیزیں چھوڑنے والا ہوں:

ان میں سے ایک اللہ جل وعلا کی کتاب ہے۔ اس میں ہدایت اور نور ہے۔ پس اللہ کی کتاب کو تھام لو اور اسے پکڑے رکھو۔

پھر آپ ﷺ نے کتاب اللہ پر ابھارا اور اس کے بارے میں ترغیب دی۔ پھر فرمایا:

اور میرے اہل بیت۔ میرے اہلِ بیت کے بارے میں میں تمہیں رب یاد دلاتا ہوں۔

یہ بات آپ ﷺ نے تین بار فرمائی۔

(سنن الدارمی 3359)

یعلی بن عبید کی ابو حیان تیمی سے روایت:

ابو حیان ہی سے اس حدیث کے پانچویں راوی ہیں "یعلی بن عبید"۔ امام بیہقی نے فرمایا:

أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ جَنَاحُ بْنُ نُذَيْرِ بْنِ جَنَاحٍ الْقَاضِي بِالْكُوفَةِ، أنبأ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دُحَيْمٍ الشَّيْبَانِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الزُّهْرِيُّ , ثنا جَعْفَرٌ يَعْنِي: ابْنَ عَوْنٍ , وَيَعْلَى: يَعْنِي ابْنَ عُبَيْدٍ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ :

عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

یزید بن حیان سے مروی ہے، کہا:

میں نے حضرت زید بن ارقم کو سنا، آپ نے فرمایا:

قَامَ فِينَا ذَاتَ يَوْمٍ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا , فَحَمِدَ اللهَ , وَأَثْنَى عَلَيْهِ , ثُمَّ قَالَ:

ایک روز رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان خطبہ ارشاد فرمانے کھڑے ہوئے تو اللہ جل وعلا کی حمد وثنا کی۔ پھر فرمایا:

"أَمَّا بَعْدُ , أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ , يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبَهُ , وَإِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ , أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللهِ , فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ , فَاسْتَمْسِكُوا بِكِتَابِ اللهِ , وَخُذُوا بِهِ " فَحَثَّ عَلَى كِتَابِ اللهِ , وَرَغَّبَ فِيهِ , ثُمَّ قَالَ: " وَأَهْلُ بَيْتِي , أُذَكِّرُكُمُ اللهَ تَعَالَى فِي أَهْلِ بَيْتِي " , ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

بعد ازاں:

اے لوگو! میں تو ایک انسان ہوں۔ قریب ہے کہ میرے پروردگار کا قاصد میرے پاس آئے تو مجھے اس کو جواب دینا پڑے۔ اور بے شک میں تمہارے درمیان دو بھاری چیزیں

چھوڑنے والا ہوں:

ان میں سے پہلی اللہ کی کتاب ہے۔ اس میں ہدایت اور نور ہے۔ پس اللہ کی کتاب کو تھام لو اور اس کو پکڑے رکھو۔

پس آپ ﷺ نے کتابِ الہی پہ ابھارا اور اس کے بارے میں ترغیب دی۔ پھر فرمایا:

اور میرے اہلِ بیت۔ میں اپنے اہلِ بیت کے بارے میں تمہیں رب یاد دلاتا ہوں۔

یہ بات آپ ﷺ نے تین بار ارشاد فرمائی۔

(السنن الکبری للبیہقی **20335**)

یہ روایت "کتاب الاعتقاد" میں بھی موجود ہے اور اس کے آخر میں حُصین کا حضرت زید بن ارقم سے سوال وجواب بھی مذکور ہے۔

(الاعتقاد للبیہقی ص**325**)

سلیمان اعمش کی یزید بن حیان سے روایت:

یزید بن حیان سے ایک راوی ہیں ابو حیان یحیی بن سعید بن حیان تیمی۔ سطورِ بالا میں ان کی مرویات کا ذکر ہوا۔ انہی یزید بن حیان سے دوسرے راوی ہیں سلیمان اعمش۔ پھر سلیمان اعمش سے دو لوگوں نے اس حدیث کو لیا:

ابو عوانہ کی سلیمان اعمش سے روایت:

ایک ابو عوانہ ہیں جنہوں نے یہ حدیث سلیمان اعمش سے لی۔ "ترتيب الأمالي الخميسية" میں ہے:

أَخْبَرَنَا الْقَاضِي أَبُو الْقَاسِمِ عَلِيُّ بْنُ الْمُحَسِّنِ بْنِ عَلِيٍّ التَّنُوخِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بِن عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ هَارُونَ الدَّقَّاقُ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ أَخِي مِيمِيٍّ، قَالَ:

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ بَشَّارٍ الْأَنْبَارِيُّ النَّحْوِيُّ، أَمْلَاهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمٌّ أَبِي الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ يَسَارِ بْنِ الْحَسَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ الْكَاهِلِيِّ وَهُوَ الْأَعْمَشُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ:

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے، فرمایا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ: كِتَابَ اللَّهِ وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي، فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِيهِمَا"

بے شک میں تمہارے درمیان دو بیش قیمت نفیس چیزیں چھوڑنے والا ہوں۔ اللہ کی کتاب اور میری عترت، میرے اہلِ بیت۔ تو تم دیکھو کہ ان کے معاملے میں تم کس طرح میرے خلیفہ بنو گے۔

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَنْ أَهْلُ بَيْتِكَ؟

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کے اہلِ بیت کون ہیں؟

قَالَ: «آلُ عَلِيٍّ، وَآلُ جَعْفَرٍ، وَآلُ عَبَّاسٍ، وَآلُ عَقِيلٍ»

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

آلِ علی، آلِ جعفر، آلِ عباس، آلِ عقیل۔

(ترتيب الأمالي الخميسية للشجري 729)

دوبارہ اسی حدیث کو سندِ عالی کے ساتھ روایت کرتے ہوئے فرمایا:

أَخْبَرَنَا عَالِيًا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَعْقُوبَ بْنِ عَلِيٍّ الْكَاتِبُ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ قَفَرْجَلٍ،

قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ قَفَرْجَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ، الحديث

(ترتيب الأمالي الخميسية للشجري 730)

ابو عوانہ کی اعمش سے روایت طبرانی نے معجم کبیر میں بھی روایت کی ہے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی 5025)

عمار بن رزیق کی سلیمان اعمش سے روایت:

اعمش سے اس حدیث کو روایت کرنے والے دوسرے راوی ہیں "عمار بن رزیق"۔ السنۃ لابن ابی عاصم میں فرمایا:

ثنا حُسَيْنُ بْنُ حَسَنٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوَّابِ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنِ الأعمش عن يزيد بن حبان :

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ" نَحْوَهُ.

یعنی حضرت زید بن ارقم سے مروی ہے، آپ نبی ﷺ سے راوی (فرمایا):

بے شک میں تمہارے درمیان دو وزنی چیزیں چھوڑنے والا ہوں۔۔۔ (روایتِ سابقہ کے) ہم معنی (مروی ہے۔)

(السنۃ لابن ابی عاصم 1552)

سعید بن مسروق کی یزید بن حیان سے روایت:

یزید بن حیان سے اس حدیث کو روایت کرنے والے تیسرے شخص ہیں "سعید بن مرزوق"۔ صحیح مسلم میں ہے:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ، حَدَّثَنَا حَسَّانُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ سَعِيدٍ وَهُوَ ابْنُ

مَسْرُوقٍ:

عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ:

یزید بن حیان سے مروی ہے، وہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی۔ یزید بن حیان نے کہا: ہم حضرت زید کے ہاں پہنچے اور آپ سے عرض کی:

لَقَدْ رَأَيْتَ خَيْرًا، لَقَدْ صَاحَبْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْتَ خَلْفَهُ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ أَبِي حَيَّانَ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ:

تحقیق آپ نے بڑی خیر دیکھی ہے۔ آپ رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہے۔ آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔

پھر سعید بن مسروق نے ابو حیان کی روایت کے ہم معنی حدیث بیان کی۔ سوائے اس کے کہ (کہا کہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" أَلَا وَإِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ: أَحَدُهُمَا كِتَابُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، هُوَ حَبْلُ اللهِ، مَنِ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى الْهُدَى، وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلَى ضَلَالَةٍ "

خبردار! بے شک میں تمہارے درمیان دو وزنی چیزیں چھوڑنے والا ہوں:

ان میں سے ایک اللہ کی کتاب ہے۔ وہ اللہ کی رسی ہے۔ جس نے اس کی پیروی کی وہ ہدایت پر ہے اور جس نے اسے چھوڑا وہ گمراہی پہ ہے۔

وَفِيهِ فَقُلْنَا: مَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ؟ نِسَاؤُهُ؟

اور اس میں یہ (بھی) ہے:

پھر ہم نے کہا: آپ ﷺ کے اہلِ بیت کون ہیں؟ رسول اللہ ﷺ کی ازواجِ مطہرات؟

قَالَ: لَا، وَايْمُ اللهِ إِنَّ الْمَرْأَةَ تَكُونُ مَعَ الرَّجُلِ الْعَصْرَ مِنَ الدَّهْرِ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا فَتَرْجِعُ إِلَى

أَبِيهَا وَقَوْمِهَا أَهْلُ بَيْتِهِ أَصْلُهُ، وَعَصَبَتُهُ الَّذِينَ حُرِمُوا الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ

حضرت زید بن ارقم نے فرمایا: نہیں۔ اللہ کی قسم عورت ایک زمانہ مرد کے ساتھ رہتی ہے پھر وہ اسے طلاق دے دیتا ہے تو وہ اپنے باپ اور قوم کی طرف پلٹ جاتی ہے۔

آپ ﷺ کے اہلِ بیت آپ ﷺ کی اصل اور آپ کے عصبہ ہیں جن پر آپ ﷺ کے بعد صدقہ حرام ہے۔

(صحیح مسلم 2408)

مسندِ بزار میں ہے:

حَدَّثنا حُمَيد بن مسعدة، قَال: حَدَّثنا حسان بن إبراهيم، قَال: حَدَّثنا سَعِيد بْنُ مَسْرُوقٍ:

عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ زَيدِ بْنِ أَرْقَمَ، رَضِي اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْنَا لَهُ حَدَّثنا قَالَ:

یزید بن حیان سے مروی ہے، وہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی، یزید نے کہا: ہم نے جنابِ زید سے عرض کی: ہمیں کوئی حدیث بتائیے۔(تو) جنابِ زید بن ارقم رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا:

قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيه وَسَلَّم فَنزلَ بِوَادٍ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَخَطَبَنَا، ثُمَّ قَالَ:

إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أُوشِكُ أَنْ أُدْعَى فَأُجِيبَ أَلا وَإِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ أَحَدُهُمَا كِتَابُ اللَّهِ وَأَهْلُ بَيْتِي قَالَهَا ثَلاثَ مَرَّاتٍ.

رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور مکہ مشرفہ ومدینہ طیبہ کے درمیان ایک وادی میں ٹھہرے۔ ہم سے خطاب فرمایا، پھر فرمایا:

میں تو ایک انسان ہوں۔ قریب ہے کہ مجھے بلایا جائے تو میں جواب دوں۔ خبر دار! بے شک میں تمہارے درمیان دو وزنی چیزیں چھوڑنے والا ہوں۔ ان میں سے ایک اللہ کی کتاب ہے اور میرے اہلِ بیت۔

رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے یہ جملے تین بار فرمائے۔

فَقُلْنَا: مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ نِسَاؤُهُ؟

پھر ہم نے (حضرتِ زید سے) کہا: رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے اہلِ بیت کون ہیں؟ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی ازواجِ مطہرات؟

قَالَ: أَلَمْ تَرَ أَنَّ الْمَرْأَةَ تَكُونُ مَعَ الرَّجُلِ حِينًا مِنَ الدَّهْرِ فَتَرْجِعُ إِلَى أَبِيهَا وَقَوْمِهَا أَهْلُ بَيْتِهِ أَهْلُهُ وَعَصَبَتُهُ الَّذِينَ حُرِمُوا الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ آلُ عَبَّاسٍ وَآلُ عَلِيٍّ وَآلُ جَعْفَرٍ وَآلُ عَقِيلٍ.

حضرتِ زید نے فرمایا:

کیا تم نہیں دیکھتے کہ عورت ایک عرصہ مرد کے ساتھ ہوتی ہے پھر اپنے باپ اور اپنی قوم کی جانب واپس چلی جاتی ہے۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے اہلِ بیت آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے اہلِ خانہ اور آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے عصبہ ہیں جن پر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے بعد صدقہ حرام ہے۔ آلِ عباس، آلِ علی، آلِ جعفر، آلِ عقیل۔

(مسند البزار 4314)

سعید بن مسروق یا جنابِ سفیان ثوری کی یزید بن حیان سے روایت:

معجمِ کبیر میں اس حدیث کو سعید بن مسروق یا سفیان ثوری سے روایت کرتے ہوئے فرمایا:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَيَّانَ الْمَازِنِيُّ، ثنا كَثِيرُ بْنُ يَحْيَى، ثنا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ، أَوْ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ:

عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَيْهِ، فَقُلْنَا: لَقَدْ رَأَيْتَ خَيْرًا، أَصَحِبْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَلَّيْتَ خَلْفَهُ،

یزید بن حیان سے مروی ہے، وہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی۔ یزید بن

حیان نے کہا: ہم جنابِ زید بن ارقم کے پاس حاضر ہوئے تو ہم نے عرض کی:

آپ نے بھلائی کو دیکھا۔ رسول اللہ ﷺ کی صحبت سے مشرف ہوئے اور آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔

قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ خَيْرًا، وَخَشِيتُ أَنْ أَكُونَ إِنَّمَا أُخِّرْتُ لِشَرٍّ، مَا حَدَّثْتُكُمْ فَاقْبَلُوا، وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَدَعُوهُ، قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَادٍ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، فَخَطَبَنَا، ثُمَّ قَالَ:

حضرت زید بن ارقم نے فرمایا: تحقیق میں نے خیر کو دیکھا۔ اور مجھے ڈر ہے کہ میں کسی برائی کے لیے مؤخر کر دیا گیا۔ جو (زید) تمہیں بتائے اسے قبول کرلو اور جس سے خاموش ہو جائے اسے چھوڑ دو۔

رسول اللہ ﷺ مکہ مشرفہ و مدینہ طیبہ کے درمیان ایک وادی میں قیام فرما ہوئے اور ہم سے خطاب فرمایا، پھر فرمایا:

«أَنَا بِشْرٌ يُوشِكُ أَنْ أُدْعَى فَأُجِيبَ، وَإِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ اثْنَيْنِ أَحَدُهُمَا كِتَابُ اللهِ فِيهِ حَبْلُ اللهِ، مَنِ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى الْهُدَى، وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلَى ضَلَالَةٍ، وَأَهْلُ بَيْتِي؟ أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ،

میں ایک انسان ہوں۔ قریب ہے کہ مجھے بلایا جائے تو میں دعوت قبول کرلوں۔ اور بے شک میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑنے والا ہوں:

ان میں سے ایک اللہ کی کتاب ہے۔ اس میں اللہ کی رسی ہے۔ جس نے اس کی پیروی کی وہ ہدایت پہ ہے اور جس نے اسے چھوڑا وہ گمراہی پہ ہے۔

اور میرے اہلِ بیت۔ میرے اہلِ بیت کے بارے میں تمہیں میں رب یاد دلاتا ہوں۔

یہ جملے آپ ﷺ نے تین بار فرمائے۔

فَقُلْنَا: مَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ نِسَاؤُهُ؟

ہم نے (یعنی یزید بن حیان والوں نے حضرت زید سے) کہا:

رسول اللہ ﷺ کے اہلِ بیت کون ہیں؟ کیا آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالی عنہن؟

قَالَ: «لَا، إِنَّ الْمَرْأَةَ قَدْ يَكُونُ يَتَزَوَّجُ بِهَا الرَّجُلُ الْعَصْرَ مِنَ الدَّهْرِ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا فَتَرْجِعُ إِلَى أَبِيهَا وَأُمِّهَا، أَهْلُ بَيْتِهِ أَهْلُهُ وَعَصَبَتُهُ الَّذِينَ حُرِمُوا الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ، آلُ عَلِيٍّ وَآلُ الْعَبَّاسِ وَآلُ جَعْفَرٍ وَآلُ عَقِيلٍ»

حضرت زید بن ارقم نے فرمایا:

نہیں۔ بے شک عورت بعض اوقات اس سے مرد ایک عرصہ تک شادی رکھتا ہے پھر اسے طلاق دے دیتا ہے تو وہ اپنے ماں باپ کی جانب پلٹ جاتی ہے۔

آپ ﷺ کے اہلِ بیت آپ ﷺ کے اہلِ خانہ اور آپ ﷺ کے وہ عصبے ہیں جن پر آپ ﷺ کے بعد صدقہ حرام ہے۔ آلِ علی، آلِ عباس، آلِ جعفر، آلِ عقیل۔

(المعجم الکبیر للطبرانی 5026)

حبیب بن ابی ثابت کی حضرت زید بن ارقم سے روایت:

حضرت زید بن ارقم سے دوسرے راوی حبیب بن ابی ثابت ہیں۔ جامع ترمذی میں ہے:

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، وَالْأَعْمَشُ:

عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَا:

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حبیب بن ابی ثابت سے مروی ہے، وہ حضرت زید بن ارقم سے راوی، فرمایا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي أَحَدُهُمَا أَعْظَمُ مِنَ الْآخَرِ: كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ. وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي، وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِيهِمَا

بے شک میں تمہارے درمیان وہ چیز چھوڑ کر جارہاہوں، اگر تم اسے تھام لو تو میرے بعد گمراہ نہ ہوگے۔ ان میں سے ایک دوسری سے زیادہ بڑی ہے۔ اللہ کی کتاب آسمان سے زمین تک لمبی رسی۔ اور میری عترت، میرے اہلِ بیت۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے الگ نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض پہ آن پہنچیں گے۔

تو تم دیکھو کہ تم ان دونوں کے بارے میں کس طرح میری خلافت کروگے۔

امام ترمذی نے اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد فرمایا:

«هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ»

(جامع ترمذی 3788)

اسی سے ملتے جلتے کلماتِ مبارکہ کے ساتھ یہ حدیث "ترتيب الأمالي الخميسية" میں بھی موجود ہے۔

(ترتيب الأمالي الخميسية للشجري 738)

علی بن ربیعۃ کی حضرت زید بن ارقم سے روایت:

حضرت زید بن ارقم سے تیسرے راوی علی بن ربیعہ ہیں۔ مسند احمد بن حنبل میں ہے:

حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ:

عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: لَقِيتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ وَهُوَ دَاخِلٌ عَلَى الْمُخْتَارِ أَوْ خَارِجٌ مِنْ عِنْدِهِ، فَقُلْتُ لَهُ:

علی بن ربیعہ سے مروی ہے، کہا:

حضرت زید بن ارقم مختار کے پاس جارہے تھے یا واپس نکل رہے تھے تو میں ان سے ملا۔ میں نے ان سے عرض کی:

أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ "؟

کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

بے شک میں تمہارے درمیان دو بیش قیمت نفیس چیزیں چھوڑنے والا ہوں؟

قَالَ: نَعَمْ "

حضرت زید بن ارقم نے فرمایا: ہاں۔

(مسند احمد 19313 ، فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل 968)

معجم کبیر میں ہے:

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَبُو غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ:

عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ، قَالَ:

لَقِيتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ، دَاخِلًا عَلَى الْمُخْتَارِ، أَوْ خَارِجًا، قَالَ: قُلْتُ:

علی بن ربیعہ سے مروی ہے، کہا:

میں حضرت زید بن ارقم سے مختار پہ داخل ہوتے یا نکلتے ہوئے ملا۔ میں نے کہا:

حَدِيثًا بَلَغَنِي عَنْكَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

مجھے آپ سے ایک حدیث پہنچی ہے کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

«إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللهِ وَعِتْرَتِي؟»

بے شک میں تمہارے درمیان دو بھاری چیزیں چھوڑنے والا ہوں۔

قَالَ: نَعَمْ

زید بن ارقم نے کہا: ہاں۔ (یہ بات میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔)

(المعجم الکبیر للطبرانی **5040**)

علی بن ربیعہ کے طریق سے یہ روایت "شرح مشکل الآثار" ، "المعرفۃ والتاریخ" ، "امالی ابن بشران" میں بھی موجود ہے۔ البتہ المعرفۃ والتاریخ اور امالی ابن بشران میں جزم ہے کہ یہ سوال وقتِ دخول کیا گیا۔

(شرح مشکل الآثار **3463** ، المعرفۃ والتاریخ للفسوی **537/1** ، امالی ابن بشران **1071**)

عمرو بن واثلہ کی حضرت زید بن ارقم سے روایت:

عمرو بن واثلہ سے اس حدیث کو حبیب بن ابی ثابت نے اور ابو الطفیل نے روایت کیا۔

حبیب بن ابی ثابت کی عمرو بن واثلہ سے روایت:

معجم کبیر میں ہے:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَيَّانَ الْمَازِنِيُّ، حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ يَحْيَى، ثنا أَبُو كَثِيرِ بْنُ يَحْيَى، ثنا أَبُو عَوَانَةَ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ سَلِيطٍ الْحَنَفِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ: عَنْ عَمْرِو بْنِ وَاثِلَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، قَالَ:

عمرو بن واثلہ سے مروی ہے، وہ حضرت زید بن ارقم سے راوی، حضرت زید نے فرمایا:

لَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، وَنَزَلَ غَدِيرَ خُمٍّ، أَمَرَ بِدَوْحَاتٍ فَقُمِمْت، ثُمَّ قَامَ فَقَالَ:

جب رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع سے واپس تشریف لائے اور غدیرِ خم پہ ٹھہرے۔ چند بڑے درختوں کے بارے میں حکم فرمایا تو انہیں صاف کیا گیا۔ پھر آپ ﷺ قیام فرما ہوئے اور فرمایا:

«كَأَنِّي قَدْ دُعِيتُ فَأَجَبْتُ، إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ، كِتَابَ اللهِ وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي، فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِيهِمَا؟ فَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ»

مجھے لگ رہا ہے جیسے مجھے بلا لیا گیا ہے تو میں نے دعوت قبول کر لی ہے۔ بے شک میں تمہارے درمیان دو وزنی چیزیں چھوڑ کر جانے والا ہوں جن میں سے ایک دوسری سے زیادہ بڑی ہے۔ اللہ کی کتاب اور میری عترت۔ تو تم خیال رکھو کہ ان دونوں کے بارے میں کس طرح میرے خلیفہ بنو گے۔ کیونکہ بلاشبہ یہ دونوں ایک دوسرے سے الگ نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض پہ آن پہنچیں گے۔

ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ اللهَ مَوْلَايَ، وَأَنَا وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ» ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ: «مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهَذَا مَوْلَاهُ، اللهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ»

پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

بے شک اللہ میرا مولا ہے اور میں ہر مؤمن کا ولی ہوں۔

پھر سیدنا مولا علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:

جس کا میں مولا ہوں تو یہ بھی اس کا مولا ہے۔

اے اللہ! جو اسے دوست رکھے تو اسے دوست رکھ۔ جو اس سے دشمنی کرے تو اسے دشمن رکھ۔

فَقُلْتُ لِزَيْدٍ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟

(عمرو بن واثلہ کہتے ہیں) میں نے زید سے کہا:

آپ نے یہ (خود) رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟

فَقَالَ: «مَا كَانَ فِي الدَّوْحَاتِ أَحَدٌ إِلَّا قَدْ رَآهُ بِعَيْنَيْهِ وَسَمِعَهُ بِأُذُنَيْهِ»

حضرت زید نے کہا:

ان درختوں کے درمیان ہر کسی نے آپ ﷺ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور آپ ﷺ کو اپنے کانوں سے سنا۔

(المعجم الکبیر للطبرانی 4969)

حبیب بن ابی ثابت کی عمرو بن واثلہ سے روایت آجری کی کتاب الشریعۃ میں بھی موجود ہے۔ لیکن اس میں "مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهَذَا مَوْلَاهُ" کے بجائے "مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَهَذَا وَلِيُّهُ " کے کلماتِ شریفہ ہیں۔

(الشریعۃ للآجری 1706)

ابو الطفیل کی عمرو بن واثلہ سے روایت:

مستدرک علی الصحیحین میں ہے:

حَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ، وَدَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ السِّجْزِيُّ، قَالَا: أَنْبَأَ مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ، ثنا الْأَزْرَقُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْكَرْمَانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ:

عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنِ ابْنِ وَاثِلَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ:

ابو الطفیل عمرو بن واثلہ سے راوی کہ انہوں نے حضرت زید بن ارقم کو فرماتے سنا:

نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ عِنْدَ شَجَرَاتٍ خَمْسِ دَوْحَاتٍ عِظَامٍ، فَكَنَسَ النَّاسُ مَا تَحْتَ الشَّجَرَاتِ، ثُمَّ رَاحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةً

فَصَلَّى، ثُمَّ قَامَ خَطِيبًا، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَذَكَّرَ وَوَعَظَ، فَقَالَ: مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ:

رسول اللہ ﷺ مکہ مشرفہ ومدینہ طیبہ کے درمیان پانچ بڑے درختوں کے پاس ٹھہرے۔ لوگوں نے درختوں کے نیچے سے صفائی کی۔ پھر رسول اللہ ﷺ زوالِ آفتاب کے بعد تشریف لائے اور نماز ادا فرمائی۔ پھر خطبہ دینے کھڑے ہوئے۔ اللہ جل وعلا کی حمد وثنا کی۔ نصیحت اور وعظ فرمایا۔ پھر جو رب نے چاہا وہ فرمایا۔

ثُمَّ قَالَ: " أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا إِنِ اتَّبَعْتُمُوهُمَا، وَهُمَا: كِتَابُ اللَّهِ، وَأَهْلُ بَيْتِي عِتْرَتِي "

پھر فرمایا:

اے لوگو!

بے شک میں تمہارے بیچ دو چیزیں چھوڑنے والا ہوں، اگر تم نے ان دونوں کی پیروی کی تو تم گمراہ نہ ہوگے۔ اور وہ دونوں اللہ کی کتاب اور میرے اہلِ بیت میری عترت ہیں۔

(المستدرک علی الصحیحین 4577)

ابو الطفیل کی حضرت زید بن ارقم سے روایت:

ابو الطفیل نے اس حدیث کو جہاں عمرو بن واثلہ سے روایت کیا وہیں خود حضرتِ زید بن ارقم سے بھی روایت کیا۔ اور حضرت زید بن ارقم سے بلاواسطہ روایت کو ابو الطفیل سے تین لوگوں نے روایت کیا:

1. سلمہ بن کہیل
2. حکیم بن جبیر
3. حبیب بن ابی ثابت

سلمہ بن کہیل کی ابو الطفیل سے روایت:

سلمہ بن کہیل کی ابو الطفیل سے روایت "ترتيب الأمالي الخميسية" میں موجود ہے۔ فرمایا:

أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ غَسَّانَ، بِقِرَاءَتِي عَلَيْهِ فِي جَامِعِ الْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ قُرَّةَ:

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الطُّفَيْلِ، أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ، يَقُولُ:

سلمہ بن کُہیل سے مروی ہے۔ کہا:

ہمیں ابو الطفیل نے بتایا کہ انہوں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالی عنہ کو فرماتے سنا:

نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ عِنْدَ سَمُرَاتِ خَمْسِ دَوْحَاتٍ عِظَامٍ، فَقَامَ تَحْتَهُنَّ فَأَنَاخَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّتَهُ يُصَلِّي، ثُمَّ قَامَ خَطِيبًا فَحَمِدَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ، ثُمَّ قَالَ:

رسول اللہ ﷺ مکہ مشرفہ و مدینہ طیبہ کے درمیان ببول کے پانچ بڑے درختوں کے پاس اترے اور ان درختوں کے نیچے ٹھہرے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اسی روز زوالِ آفتاب کے بعد اپنی اونٹنی کو بٹھایا اور نماز ادا فرمائی۔ پھر آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرمانے قیام فرما ہوئے۔ اللہ جل وعلا کی حمد و ثنا کی اور جو اللہ جل وعلا نے چاہا وہ فرمایا۔ پھر فرمایا:

«أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا اتَّبَعْتُمُوهُمَا، الْقُرْآنُ وَأَهْلُ بَيْتِي عِتْرَتِي»

اے لوگو!

بے شک میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑنے والا ہوں، جب تک تم ان دونوں کی پیروی کرتے رہو گے گمراہ نہ ہو گے۔ قرآن اور میرے اہلِ بیت، میری عترت۔

ثُمَّ قَالَ: «تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟»،

پھر فرمایا: تم جانتے ہو کہ میں مؤمنوں کو ان کی جانوں سے زیادہ قریب ہوں؟

قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ،

صحابہ نے عرض کی: کیوں نہیں یارسول اللہ!

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ عَلِيًّا مَوْلَاهُ»

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس کا میں مولا ہوں، اس کا علی مولا ہے۔

(ترتيب الأمالي الخميسية للشجري 712)

حکیم بن جبیر کی ابو الطفیل سے روایت:

ابو الطفیل سے اس حدیث کے دوسرے راوی ہیں حکیم بن جبیر۔ طبرانی کہتے ہیں:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُكَيْرٍ الْغَنَوِيُّ،

عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ:

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرمایا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِنِّي لَكُمْ فَرَطٌ، وَإِنَّكُمْ وَارِدُونَ عَلَيَّ الْحَوْضَ، عَرْضُهُ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ إِلَى بُصْرَى، فِيهِ عَدَدُ الْكَوَاكِبِ مِنْ قِدْحَانِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِي الثَّقَلَيْنِ؟»

بے شک میں تمہارا پیش رو ہوں اور بے شک تم میرے پاس حوض پہ پہنچنے والے ہو۔ حوض کی چوڑائی صنعاء سے بُصریٰ کے درمیان جتنی ہے۔ اس میں ستاروں کے عدد برابر سونے اور

چاندی کے پیالے ہیں۔ پس دھیان کرو کہ تم دو بیش قیمت نفیس چیزوں کے بارے میں میری خلافت کیسے کرتے ہو۔۔۔!!!

فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا الثَّقَلَانِ؟

ایک شخص کھڑا ہو کر عرض گزار ہو:

یارسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم! دو بیش قیمت نفیس چیزیں کیا ہیں؟

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْأَكْبَرُ كِتَابُ اللهِ، سَبَبٌ طَرَفُهُ بِيَدِ اللهِ، وَطَرَفُهُ بِأَيْدِيكُمْ، فَتَمَسَّكُوا بِهِ لَنْ تَزَالُوا، وَلَنْ تَضِلُّوا، وَالْأَصْغَرُ عِتْرَتِي، وَإِنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ، وَسَأَلْتُ لَهُمَا ذَاكَ رَبِّي، فَلَا تَقْدُمُوهُمَا فَتَهْلِكُوا، وَلَا تُعَلِّمُوهُمَا؛ فَإِنَّهُمَا أَعْلَمُ مِنْكُمْ»

تو رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا:

بڑی (بیش قیمت نفیس چیز) اللہ کی کتاب ہے۔ ایک ایسا ذریعہ جس کی ایک جانب دستِ الہی میں ہے اور دوسری جانب تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ تو اس کو تھامے رکھو۔ نہ (راہِ راست سے) ہٹو گے اور نہ گمراہ ہو گے۔ اور چھوٹی (بیش قیمت نفیس چیز) میری عترت ہے۔ اور بے شک یہ دونوں ایک دوسرے سے الگ نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض پہ آن پہنچیں۔ اور یہ چیز ان دونوں کے لیے میں نے اپنے رب سے مانگی ہے۔ پس تم ان دونوں سے آگے مت بڑھو، ہلاک ہو جاؤ گے۔ انہیں سکھاؤ مت، کیونکہ وہ دونوں تم سے زیادہ علم والے ہیں۔

(المعجم الکبیر للطبرانی **2681**)

معجم کبیر میں ہی دوسرے مقام پہ ہے:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ حُمَيْدٍ، ح حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي

شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو صُهَيْبٍ، قَالَا: ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ:

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، قَالَ: نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُحْفَةِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ:

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے، فرمایا:

نبی ﷺ جحفہ کے موقع پر پڑاؤ فرمایا۔ پھر لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے۔ اللہ جل وعلا کی حمد وثنا کی۔ پھر فرمایا:

«إِنِّي لَا أَجِدُ لِنَبِيٍّ إِلَّا نِصْفَ عُمُرِ الَّذِي قَبْلَهُ، وَإِنِّي أُوشِكُ أَنْ أُدْعَى فَأُجِيبُ، فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ؟»

بے شک میں کسی نبی کے لیے نہیں پاتا مگر اس سے پچھلے نبی کی عمر کا نصف۔ اور بے شک میں قریب ہے کہ بلایا جاؤں تو جواب دوں۔ تو تم لوگ کیا کہنے والے ہو؟

قَالُوا: نَصَحْتَ

صحابہ نے عرض کی: (ہم کہیں گے کہ) آپ نے خیر خواہی فرمائی۔

قَالَ: «أَلَيْسَ تَشْهَدُونَ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَأَنَّ الْبَعْثَ بَعْدَ الْمَوْتِ حَقٌّ؟»

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

کیا تم گواہی نہیں دیتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور یہ کہ جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور یہ کہ مرنے کے بعد اٹھنا حق ہے۔

قَالُوا: نَشْهَدُ،

صحابہ نے عرض کی: ہم گواہی دیتے ہیں۔

قَالَ: فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَلَى صَدْرِهِ، ثُمَّ قَالَ: «وَأَنَا أَشْهَدُ مَعَكُمْ»

حضرت زید بن ارقم فرماتے ہیں: (صحابہ کی بات سن کر) رسول اللہ ﷺ نے اپنے دستہائے مبارکہ کو اٹھا کر اپنے سینۂ اقدس پہ رکھا پھر فرمایا:

اور میں تم لوگوں کے ساتھ گواہی دیتا ہوں۔

ثُمَّ قَالَ: «أَلَا تَسْمَعُونَ؟»

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

کیا سنتے نہیں ہو؟

قَالُوا: نَعَمْ،

صحابہ نے عرض کی: ہاں (یارسول اللہ سنتے ہیں۔)

قَالَ: «فَإِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَأَنْتُمْ وَارِدُونَ عَلَيَّ الْحَوْضَ، وَإِنَّ عُرْضَهُ أَبْعَدُ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَبُصْرَى، فِيهِ أَقْدَاحٌ عَدَدَ النُّجُومِ مِنْ فِضَّةٍ، فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِي الثَّقَلَيْنِ؟»

فرمایا: تو بلاشبہ میں تمہارا پیش رو ہوں اور تم میرے پاس حوض پہ آنے والے ہو۔ اور حوض کی چوڑائی صنعاء اور بُصریٰ کے درمیانی دوری سے زیادہ ہے۔ اس میں ستاروں کی تعداد کے چاندی کے پیالے ہیں۔ تو تم خیال رکھو کہ دو بھاری چیزوں کے بارے میں کس انداز میں میری خلافت کروگے۔

فَنَادَى مُنَادٍ: وَمَا الثَّقَلَانِ يَا رَسُولَ اللهِ؟

(یہ بات سن کر) ایک پکارنے والے نے پکارا: وہ دو بھاری چیزیں کیا ہیں یارسول اللہ؟

قَالَ:

«كِتَابُ اللهِ طَرَفٌ بِيَدِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَطَرَفٌ بِأَيْدِيكُمْ فَاسْتَمْسِكُوا بِهِ لَا تَضِلُّوا، وَالْآخَرَ عِتْرَتِي، وَإِنَّ اللَّطِيفَ الْخَبِيرَ نَبَّأَنِي أَنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ، وَسَأَلْتُ ذَلِكَ لَهُمَا رَبِّي، فَلَا تَقْدُمُوهُمَا فَتَهْلَكُوا، وَلَا تَقْصُرُوا عَنْهُمَا فَتَهْلَكُوا، وَلَا تُعَلِّمُوهُمْ فَإِنَّهُمْ أَعْلَمُ مِنْكُمْ»

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللہ کی کتاب۔ ایک جانب دستِ خداوندی میں ہے اور دوسری جانب تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ تو تم اسے پکڑے رکھو، گمراہ نہ ہوگے۔ اور دوسری (بیش قیمت نفیس چیز) میری عترت ہے۔ اور بے شک لطیف خبر والے نے مجھے بتایا کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض پر میرے پاس پہنچیں گے۔ یہ بات میں نے ان دونوں کے لیے اپنے رب سے مانگی ہے۔ تو تم ان دونوں سے آگے مت بڑھو، ہلاک ہو جاؤ گے۔ اور ان دونوں کے معاملے میں کوتاہی بھی نہ کرو، ہلاک ہو جاؤ گے۔ اور انہیں سکھاؤ مت، کیونکہ وہ تم سے زیادہ جاننے والے ہیں۔

ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: «مَنْ كُنْتُ أَوْلَى بِهِ مِنْ نَفْسِي فَعَلِيٌّ وَلِيُّهُ، اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ»

پھر رسول اللہ ﷺ نے مولا علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:

میں جس کی جان سے زیادہ قریب ہوں تو علی اس کا ولی ہے۔ اے اللہ! جو اسے دوست رکھے اسے دوست رکھ، جو اسے دشمن رکھے اسے تو دشمن رکھ۔

(المعجم الکبیر للطبرانی **4971**)

حبیب بن ابی ثابت کی ابو الطفیل سے روایت:

ابو الطفیل سے تیسرے راوی ہیں "حبیب بن ابی ثابت" "مستدرک علی الصحیحین" میں ہے:

حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ الْحَنْظَلِيُّ، بِبَغْدَادَ، ثنا أَبُو قِلَابَةَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ بَالَوَيْهِ، وَأَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْبَزَّارُ قَالَا: ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، وَثنَا أَبُو نَصْرٍ أَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيهُ، بِبُخَارَى، ثنا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَافِظُ الْبَغْدَادِيُّ، ثنا خَلَفُ بْنُ سَالِمٍ الْمُخَرِّمِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، ثنا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ قَالَ: ثنا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ:

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَنَزَلَ غَدِيرَ خُمٍّ أَمَرَ بِدَوْحَاتٍ فَقُمْنَ، فَقَالَ:

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے، فرمایا:

جب رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع سے واپس تشریف لائے اور غدیرِ خُم پہ ٹھہرے تو چند بڑے درختوں کے بارے میں حکم فرمایا جنہیں صاف کیا گیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

" كَأَنِّي قَدْ دُعِيتُ فَأَجَبْتُ، إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ: أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ، كِتَابُ اللَّهِ تَعَالَى، وَعِتْرَتِي، فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِيهِمَا، فَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ "

ایسا لگ رہا ہے کہ مجھے بلا لیا گیا ہے تو میں نے دعوت قبول کر لی ہے۔ بے شک میں تمہارے درمیان دو وزنی چیزیں چھوڑ کر جانے والا ہوں ان میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے۔ اللہ کی کتاب اور میری عترت۔ تو تم دھیان کرو کہ ان دونوں کے بارے میں کیسے میرے خلیفہ بنو

گے۔ کیونکہ وہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض پہ پہنچیں گے۔

(المستدرک علی الصحیحین 4576)

حبیب بن ابی ثابت کی ابو الطفیل سے یہ روایت شرح مشکل الآثار، السنۃ لابن ابی عاصم، السنن الکبری للنسائی، خصائص علی للنسائی میں بھی ہے۔ ان تمام کتب میں "حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ" کے بعد یہ اضافہ ہے:

ثُمَّ قَالَ:

" إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ مَوْلَايَ , وَأَنَا وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ " ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: " مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَهَذَا وَلِيُّهُ , اللهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ , وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ "

پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

بے شک اللہ جل وعلا میرا مولا ہے اور میں ہر ایمان دار کا ولی ہوں۔

پھر آپ ﷺ نے سیدنا مولا علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:

جس کا میں ولی ہوں تو یہ بھی اس کے ولی ہیں۔ اے اللہ! جو انہیں دوست رکھے تو اسے دوست رکھ اور جو انہیں دشمن رکھے اسے دشمن رکھ۔

فَقُلْتُ لِزَيْدٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟

(ابو الطفیل کہتے ہیں کہ) میں نے جنابِ زید سے کہا:

آپ نے اسے (خود) رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟

فَقَالَ: مَا كَانَ فِي الدَّوْحَاتِ أَحَدٌ إِلَّا رَآهُ بِعَيْنَيْهِ , وَسَمِعَهُ بِأُذُنَيْهِ ,

جنابِ زید نے فرمایا: ان درختوں کے درمیان ہر شخص نے آپ ﷺ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور آپ ﷺ کی گفتگو کو اپنے کانوں سے سنا۔

اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد امام طحاوی نے فرمایا:

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: فَهَذَا الْحَدِيثُ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ, لَا طَعْنَ لِأَحَدٍ فِي أَحَدٍ مِنْ رُوَاتِهِ

(شرح مشكل الآثار 1765 ، السنة لابن ابی عاصم 1555 ، السنن الكبرى للنسائی 8092 ، 8410 ، خصائص علی للنسائی 79)

المعرفۃ والتاریخ للفسوی میں ہے:

حدثني أحمد بن يحي قال: حدثنا عبد الرحمن بن شريك قال: ثنا أبي عن الأعمش عن حبيب بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ:

عَنْ زيد بن أرقم عن نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے، آپ نبی ﷺ سے راوی، فرمایا:

إِنِّي تَرَكْتُ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي. فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِيهِمَا، فَإِنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ.

بے شک میں نے تمہارے بیچ دو وزنی چیزیں چھوڑی ہیں۔ اللہ کی کتاب آسمان سے زمین تک لمبی رسی۔ اور میری عترت، میرے اہلِ بیت۔ تو تم لوگ دیکھ لو کہ ان دونوں کے بارے میں کس طرح میری نیابت کروگے۔ کیونکہ یہ دونوں ایک دوسرے سے الگ نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض پہ آن پہنچیں گے۔

(المعرفة والتاريخ للفسوی 537/1)

ابو الضحی مسلم بن صبیح کی حضرت زید بن ارقم سے روایت:

حضرت زید بن ارقم سے چھٹے راوی ہیں "ابو الضحی مسلم بن صبیح"۔ امام حاکم نے فرمایا:

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُصْلِحٍ الْفَقِيهُ بِالرِّيِّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُغِيرَةِ السَّعْدِيُّ، ثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّخَعِيِّ، عَنْ مُسْلِمٍ

بْنِ صُبَيْحٍ:

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے، فرمایا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ: كِتَابَ اللهِ، وَأَهْلَ بَيْتِي، وَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ.

بے شک میں تمہارے درمیان دو وزنی چیزیں چھوڑنے والا ہوں۔ اللہ کی کتاب اور میرے اہلِ بیت۔ اور بے شک یہ دونوں ایک دوسرے سے الگ نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض پہ پہنچیں گے۔

اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد امام حاکم نے فرمایا:

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ.

ذہبی رحمہ اللہ تعالی نے تلخیص میں فرمایا:

على شرط البخاري ومسلم

(المستدرک علی الصحیحین 4711)

ابو الضحی مسلم بن صُبَیح کی حضرت زید بن ارقم سے یہ روایت مسند بزار میں انہی کلماتِ مبارکہ کے ساتھ مروی ہے۔ اور معجمِ کبیر میں تین بار موجود ہے لیکن معجمِ کبیر میں "وَأَهْلَ بَيْتِي" کی جگہ "وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي" ہے۔

(مسند البزار 4325 ، المعجم الکبیر للطبرانی 4980 ، 4981 ، 4982)

المعرفۃ والتاریخ للفسوی میں ہے:

حَدَّثَنَا يحي قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أَبِي الضُّحَى:

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے، فرمایا:

نبی ﷺ نے فرمایا:

إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وعترتي أهل بيتي وأنهما لن يتفرقا حتى يردا عليّ الحوض.

بے شک میں تمہارے درمیان وہ چیز چھوڑنے والا ہوں، اگر تم اسے پکڑ لو تو تم گمراہ نہ ہو گے۔ اللہ کی کتاب اور میری عترت، میرے اہلِ بیت۔ اور بے شک وہ دونوں جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض پہ پہنچیں گے۔

(المعرفة والتاريخ للفسوى 536/1)

حضرت زید بن ثابت کی روایت:

اس حدیث کے راویوں میں ایک نام حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ کا بھی ہے۔ آپ سے اس حدیث کو دو لوگوں نے روایت کیا:

1) قاسم بن حسان

2) ابو الطفیل

قاسم بن حسان کی حضرت زید بن ثابت سے روایت:

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:

حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الرُّكَيْنِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ: عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حضرت زید بن ثابت سے مروی ہے، فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ خَلِيفَتَيْنِ: كِتَابُ اللهِ، حَبْلٌ مَمْدُودٌ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، أَوْ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي، وَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ "

بے شک میں تمہارے درمیان دو خلیفے چھوڑنے والا ہوں۔ اللہ کی کتاب آسمان اور زمین کے درمیان لمبی رسی۔ یا (فرمایا) آسمان سے زمین تک لمبی رسی۔ اور میری عترت، میرے اہلِ بیت۔ اور بے شک یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض پر میرے پاس آن پہنچیں گے۔

(مسند احمد 21578)

اسی سند اور انہی کلماتِ مبارکہ کے ساتھ یہ حدیث فضائلِ صحابہ میں بھی موجود ہے۔

(فضائل الصحابۃ 1032)

امام احمد بن حنبل نے مسند میں دوبارہ اس حدیث کو اپنے شیخ ابو احمد زبیری سے روایت کیا اور وہ شریک سے راوی۔ اس میں الفاظ کا قدرے اختصار ہے۔

(مسند احمد 21654)

فضائل الصحابہ میں دوبارہ یہ حدیث بایں طور مروی ہے:

حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودٍ الْأَصْبَهَانِيُّ، جَارُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي دَاوُدَ، نا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ الْمَرْوَزِيُّ، نا الْفَضْلُ، عَنْ شَرِيكٍ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ، يَعْنِي عَنِ الرُّكَيْنِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ:

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، کہا:

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

«إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ خَلِيفَتَيْنِ، كِتَابَ اللَّهِ وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي، وَإِنَّهُمَا يَرِدَانِ عَلَيَّ الْحَوْضَ»

بے شک میں نے تمہارے بیچ دو خلیفے چھوڑے ہیں۔ اللہ کی کتاب اور میری عترت، میرے اہلِ بیت۔ اور بے شک یہ دونوں حوض پر میرے پاس آئیں گے۔

(فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل 1403)

طبرانی نے اس حدیث کو معجمِ کبیر میں شریک سے پانچ مختلف طرق سے روایت کیا۔

(المعجم الکبیر للطبرانی 4921 ، 4922 ، 4923)

اور السنۃ لابن ابی عاصم میں شریک سے دو مختلف طرق سے مروی ہے۔ اور ابنِ ابی عاصم ہی کے طریق سے یہ حدیث " الذيل على جزء بقي بن مخلد" میں بھی موجود ہے۔

(السنۃ لابن ابی عاصم 754 ، 1548 ، 1549 ، الذيل على جزء بقي بن مخلد من أحاديث الحوض 66)

مسند عبد بن حمید میں ہے:

حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، ثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الرُّكَيْنِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ:

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حضرت زید بن ثابت سے مروی ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا: كِتَابُ اللَّهِ وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي؛ فَإِنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ "

بے شک میں تمہارے درمیان وہ چیز چھوڑنے والا ہوں، اگر تم اسے تھام لو تو گمراہ نہ ہو گے: اللہ کی کتاب اور میری عترت، میرے اہلِ بیت۔ بے شک وہ دونوں ایک دوسرے سے الگ نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض پر میرے پاس آ پہنچیں گے۔

(المنتخب من مسند عبد بن حميد **240**)

اور مسند ابن ابی شیبہ اور مصنف ابن ابی شیبۃ میں ہے:

حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنِ الرُّكَيْنِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ:

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حضرت زید بن ثابت سے مروی ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" إِنِّي تَرَكْتُ فِيكُمُ الْخَلِيفَتَيْنِ كَامِلَتَيْنِ: كِتَابَ اللَّهِ، وَعِتْرَتِي، وَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ "

بے شک میں نے تمہارے بیچ دو کامل خلیفے چھوڑے ہیں۔ اللہ کی کتاب اور میری عترت۔ اور بے شک وہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض پہ آئیں گے۔

(مسند ابن ابی شیبۃ **135** ، مصنف ابن ابی شیبۃ **31679**)

المعرفۃ والتاریخ للفسوی میں ہے:

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنِ الرُّكَيْنِ عَنْ قَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ:

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: قَالَ رسول الله صلى الله عليه وسلم:

حضرت زید بن ثابت سے مروی ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ خَلِيفَتِي كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وعترتي أهل بيتي وأنهما لن يتفرقا حتى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ.

بے شک میں تمہارے درمیان میرے دو خلیفے چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ اللہ کی کتاب اور میری عترت، میرے اہلِ بیت۔ اور بے شک وہ دونوں ایک دوسرے سے الگ نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض پر مجھ تک پہنچیں گے۔

(المعرفۃ والتاریخ للفسوی 537/1)

ابو الطفیل کی حضرت زید بن ثابت سے روایت:

معجمِ کبیر میں ہے:

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو الْقَطْرَانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الطُّفَيْلِ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو حُصَيْنٍ الْقَاضِي، ثنا يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ، قَالَا: ثنا شَرِيكٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

(المعجم الکبیر للطبرانی **4970**)

حضرت جابر بن عبد اللہ کی روایت:

حضرت جابر بن عبد اللہ سے اس حدیث کو دو شخصیات نے روایت کیا:

1) سیدنا امام محمد باقر

2) حضرت شعبی

سیدنا امام محمد باقر کی حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت:

جامع ترمذی میں ہے:

حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الكُوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الحَسَنِ:

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ القَصْوَاءِ يَخْطُبُ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ:

سیدنا امام جعفر صادق سے مروی ہے، آپ اپنے والدِ گرامی سیدنا امام محمد باقر سے راوی اور وہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، فرمایا:

میں نے رسول اللہ ﷺ کو آپ ﷺ کے حج کے دوران عرفہ کے روز اپنی قصواء اونٹنی پہ خطاب فرماتے دیکھا۔ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا: كِتَابَ اللهِ، وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي.

اے لوگو! بے شک میں نے تمہارے بیچ وہ چیز چھوڑی ہے، اگر تم اسے تھام لو تو گمراہ نہ ہو گے: اللہ کی کتاب اور میری عترت۔

اس حدیث کو روایت کر کے امام ترمذی نے فرمایا:

وَفِي البَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ، وَأَبِي سَعِيدٍ، وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، وَحُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ.

پھر فرمایا:

وهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الوَجْهِ.

(جامع ترمذی **3786**)

اسی طریق سے اس حدیث کو امام طبرانی نے معجم کبیر واوسط میں بھی روایت کیا۔

(المعجم الکبیر للطبرانی **2680** ، المعجم الاوسط **4757**)

کتاب الموالاۃ میں یونس بن عبد اللہ بن ابی فروۃ کے طریق سے ہے:

عن ابی جعفر محمد بن علی عن جابر قال:

حضرت امام ابو جعفر محمد باقر سلام اللہ تعالی علیہ سے مروی ہے، آپ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی، فرمایا:

کنا مع رسول اللہ ﷺ فی حجۃ الوداع فلما رجع الی الجحفۃ امر بشجرات فقم ما تحتھن ثم خطب الناس فقال:

ہم حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ جب آپ ﷺ جحفہ کی طرف واپس تشریف لائے تو چند درختوں کے بارے میں حکم فرمایا جن کے نیچے سے صفائی کی گئی۔ پھر آپ ﷺ نے لوگوں سے خطاب فرمایا اور فرمایا:

اما بعد ایھا الناس فانی لا اراانی الا موشکا ان ادعی فاجیب وانی مسئول وانتم مسئولون ، فما انتم قائلون؟

بعد ازاں:

اے لوگو!

بے شک میں اپنے آپ کو یہی سمجھ رہا ہوں کہ قریب ہی بلا لیا جاؤں گا تو جواب دوں گا۔ اور بے شک میں بھی پوچھا جاؤں گا اور تم بھی سوال کیے جاؤ گے۔ تو تم کیا کہنے والے ہو؟

قالوا: نشهد انک بلغت ونصحت وادیت

صحابہ نے عرض کی:

ہم گواہی دیں گے کہ آپ نے تبلیغ کی، خیر خواہی فرمائی اور (فریضۂ تبلیغ کی) ادائیگی فرمائی۔

قال: انی لکم فرط وانتم واردون علی الحوض وانی مخلف فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بے شک میں تمہارے لیے پیش رو ہوں اور تم میرے پاس حوض پہ آنے والے ہو۔ اور میں اپنے پیچھے تمہارے درمیان دو وزنی چیزیں چھوڑنے والا ہوں:

اللہ کی کتاب اور میری عترت۔

(کتاب الموالاۃ 18 ، استجلاب ارتقاء الغرف ص 345 ، 346 ، وسیلۃ المآل للحضرمی الشافعی ص119)

شعبی کی حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت:

شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ میں ہے:

أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَحْمَدَ , أنبا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ , ثنا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ , ثنا حَفْصٌ , عَنْ مُجَالِدٍ :

عَنِ الشَّعْبِيِّ , عَنْ جَابِرٍ , قَالَ:

خَطَّ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا فَقَالَ:

حضرت شعبی سے مروی ہے، آپ حضرت جابر سے راوی، فرمایا:

رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لیے ایک خط کھینچا اور فرمایا:

«هَذَا سَبِيلٌ»

یہ (درست) رستہ ہے۔

ثُمَّ خَطَّ خُطُوطًا فَقَالَ:

پھر کئی خطوط کھینچے اور فرمایا:

"هَذِهِ سُبُلُ الشَّيْطَانِ , فَمَا مِنْهَا سَبِيلٌ إِلَّا عَلَيْهَا شَيْطَانٌ يَدْعُو إِلَيْهِ النَّاسَ

یہ شیطان کے رستے ہیں۔ ان میں سے ہر رستے پر شیطان ہے جو لوگوں کو اس کی طرف بلا رہا ہے۔

فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَنِي رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبَهُ , وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ: أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ , فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ , مَنِ اسْتَمْسَكَ بِهِ وَأَخَذَ بِهِ كَانَ عَلَى الْهُدَى , وَمَنْ تَرَكَهُ وَأَخْطَأَهُ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ , وَأَهْلُ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَهْلِ بَيْتِي , {وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا} "

بات یہ ہے کہ میں ایک انسان ہوں۔ قریب ہے کہ میرے پاس میرے پروردگار کا قاصد آئے تو میں اس کی دعوت قبول کر لوں۔ اور میں تمہارے اندر دو بھاری چیزیں چھوڑنے والا ہوں:

ان میں سے پہلی اللہ کی کتاب ہے۔ اس میں ہدایت اور نور ہے۔ جس نے اسے تھام لیا اور اسے پکڑے رکھا وہ ہدایت پہ ہے۔ اور جس نے اسے چھوڑ دیا اور اس سے خطا کر بیٹھا وہ گمراہی پر ہے۔ اور میرے اہلِ بیت۔ میرے اہلِ بیت کے بارے میں تمہیں میں رب یاد دلاتا ہوں۔ اور اللہ کی رسی کو مل کر تھامو اور فرقوں میں نہ بٹو۔

(شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ 95)

حضرت حذیفہ بن اسید غفاری کی روایت:

اس حدیث کے ایک راوی حضرت حذیفہ بن اَسِید غفاری ہیں۔ معجمِ کبیر میں ہے:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ السَّقَطِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيُّ، وَزَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِيُّ، قَالَا: ثنا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْوَشَّاءُ، ثنا زَيْدُ بْنُ الْحَسَنِ الْأَنْمَاطِيُّ، ثنا مَعْرُوفُ بْنُ خَرَّبُوذَ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ:

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ الْغِفَارِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

حضرت حذیفہ بن اَسید غفاری سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ، وَارِدُونَ عَلَيَّ الْحَوْضَ، حَوْضٌ أَعْرَضُ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَبُصْرَى، فِيهِ عَدَدُ النُّجُومِ قِدْحَانٌ مِنْ فِضَّةٍ، وَإِنِّي سَائِلُكُمْ حِينَ تَرِدُونَ عَلَيَّ عَنِ الثَّقَلَيْنِ، فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِيهِمَا؟ السَّبَبُ الْأَكْبَرُ كِتَابُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، سَبَبٌ طَرَفُهُ بِيَدِ اللهِ، وَطَرَفُهُ بِأَيْدِيكُمْ، فَاسْتَمْسِكُوا بِهِ، وَلَا تَضِلُّوا وَلَا تُبَدِّلُوا، وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي، فَإِنَّهُ قَدْ نَبَّأَنِيَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ أَنَّهُمَا لَنْ يَنْقَضِيَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ»

اے لوگو!

بے شک میں تمہارا پیش رو ہوں۔ (تم لوگ) مجھ پر حوض پہ آنے والے ہو۔ ایسا حوض جو صنعاء اور بُصریٰ کے درمیانی فاصلے سے زیادہ چوڑا۔ اس میں ستاروں کی تعداد کے چاندی کے پیالے۔ اور بے شک میں تم سے جب تم میرے پاس آؤ گے تو دو وزنی چیزوں کے بارے میں پوچھنے والا ہوں۔ تو تم دیکھ لو کہ ان دونوں کے بارے میں کس طرح میری نیابت کرتے ہو۔ بڑا سبب اللہ جل وعلا کی کتاب ہے۔ ایسا ذریعہ جس کی ایک جانب دستِ الٰہی میں ہے اور دوسری جانب تمہارے ہاتھوں میں۔ تو اسے تھام لو، نہ گمراہ ہوگے اور نہ بدلوگے۔ اور میری

عترت، میرے اہلِ بیت۔ پس بے شک مجھے لطیف خبر والے نے بتایا ہے کہ وہ دونوں الگ نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض پہ آن پہنچیں گے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی **2683**)

انہی جیسے کلماتِ مبارکہ کے ساتھ یہ حدیث حلیۃ الاولیاء اور الحوض والکوثر لبقی بن مخلد میں بھی مروی ہے۔

(حلیۃ الاولیاء **355/1** ، الحوض والکوثر لبقی بن مخلد **16**)

معجم کبیر میں دوسرے مقام پر یہ حدیث بدیں الفاظ مروی ہے:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيُّ وَزَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِيُّ، قَالَا: ثنا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْوَشَّاءُ، ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ مُسَاوِرٍ الْجَوْهَرِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، قَالَا: ثنا زَيْدُ بْنُ الْحَسَنِ الْأَنْمَاطِيُّ، ثنا مَعْرُوفُ بْنُ خَرَّبُوذَ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ:

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ الْغِفَارِيِّ، قَالَ:

لَمَّا صَدَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ نَهَى أَصْحَابَهُ عَنْ شَجَرَاتٍ بِالْبَطْحَاءِ مُتَقَارِبَاتٍ أَنْ يَنْزِلُوا تَحْتَهُنَّ، ثُمَّ بَعَثَ إِلَيْهِنَّ فَقُمَّ مَا تَحْتَهُنَّ مِنَ الشَّوْكِ، وَعَمَدَ إِلَيْهِنَّ فَصَلَّى تَحْتَهُنَّ، ثُمَّ قَامَ فَقَالَ:

حضرت حذیفہ بن اَسید غفاری سے مروی ہے، فرمایا:

جب رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع سے واپس تشریف لائے تو کھلی وادی میں قریب قریب کھڑے چند درختوں کے نیچے صحابہ کو ٹھہرنے سے منع فرمایا۔ پھر ان درختوں کی طرف بھیج کر اس کے نیچے سے کانٹے ہٹوادیئے گئے اور آپ ﷺ ان کی طرف تشریف لائے اور ان کے نیچے نماز اداء فرمائی۔ پھر قیام فرما ہوئے اور فرمایا:

«يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي قَدْ نَبَّأَنِيَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ أَنَّهُ لَمْ يُعَمَّرْ نَبِيٌّ إِلَّا نِصْفَ عُمْرِ الَّذِي يَلِيهِ مِنَ

قَبْلِهِ، وَإِنِّي لَأَظُنُّ أَنِّي يُوشِكُ أَنْ أُدْعَى فَأُجِيبَ، وَإِنِّي مَسْئُولٌ، وَإِنَّكُمْ مَسْئُولُونَ، فَمَاذَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ؟»

اے لوگو!

بے شک لطیف خبر والے نے مجھے بتایا کہ نبی کی عمر اس سے پچھلے نبی کی عمر کا نصف ہوتی ہے۔ اور بے شک مجھے گمان ہے کہ بے شک مجھے عنقریب بلایا جائے گا تو مجھے جواب دینا ہو گا۔ اور بے شک میں بھی پوچھا جاؤں گا اور بے شک تم لوگوں سے بھی سوال کیا جائے گا۔ تو تم لوگ کیا کہنے والے ہو؟

قَالُوا: نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَجَاهَدْتَ وَنَصَحْتَ، فَجَزَاكَ اللهُ خَيْرًا

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین نے عرض کی:

ہم گواہی دیں گے کہ آپ نے تبلیغ فرمائی، جہاد فرمایا، خیر خواہی فرمائی۔ تو اللہ جل وعلا آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

فَقَالَ: «أَلَيْسَ تَشْهَدُونَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَأَنَّ جَنَّتَهُ حَقٌّ وَنَارَهُ حَقٌّ، وَأَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ، وَأَنَّ الْبَعْثَ بَعْدَ الْمَوْتِ حَقٌّ، وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا، وَأَنَّ اللهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ؟»

پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

کیا تم لوگ گواہی نہیں دیتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور یہ کہ اس کی جنت حق ہے اور اس کی دوزخ حق ہے اور یہ کہ موت حق ہے اور یہ کہ موت کے بعد اٹھنا حق ہے اور یہ کہ قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں اور اس بات کی کہ اللہ جل وعلا ان لوگوں کو اٹھائے گا جو قبروں میں ہیں؟

قَالُوا: بَلَى، نَشْهَدُ بِذَلِكَ.

صحابۂ کرام نے عرض کی: کیوں نہیں؟ ہم اس کی گواہی دیتے ہیں۔

قَالَ: «اللهُمَّ اشْهَدْ»

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! گواہ ہو جا۔

ثُمَّ قَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ اللهَ مَوْلَايَ، وَأَنَا مَوْلَى الْمُؤْمِنِينَ، وَأَنَا أَوْلَى بِهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهَذَا مَوْلَاهُ – يَعْنِي عَلِيًّا – اللهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ»

پھر فرمایا:

اے لوگو!

بے شک اللہ میرا مولا ہے اور میں ایمان والوں کا مولا ہوں اور میں انہیں ان کی جانوں سے زیادہ قریب ہوں۔ تو جس کا میں مولا ہوں تو یہ (یعنی حضرت مولا علی) اس کے مولا ہیں۔

اے اللہ! جو انہیں دوست رکھے تو اسے دوست رکھ اور جو ان سے دشمنی کرے تو اسے دشمن رکھ۔

ثُمَّ قَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي فَرَطُكُمْ، وَإِنَّكُمْ وَارِدُونَ عَلَيَّ الْحَوْضَ، حَوْضٌ أَعْرَضُ مَا بَيْنَ بُصْرَى وَصَنْعَاءَ، فِيهِ عَدَدُ النُّجُومِ قِدْحَانٌ مِنْ فِضَّةٍ، وَإِنِّي سَائِلُكُمْ حِينَ تَرِدُونَ عَلَيَّ عَنِ الثَّقَلَيْنِ، فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِيهِمَا، الثَّقَلُ الْأَكْبَرُ كِتَابُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، سَبَبٌ طَرَفُهُ بِيَدِ اللهِ، وَطَرَفُهُ بِأَيْدِيكُمْ، فَاسْتَمْسِكُوا بِهِ لَا تَضِلُّوا وَلَا تَبَدَّلُوا، وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي، فَإِنَّهُ نَبَّأَنِيَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ أَنَّهُمَا لَنْ يَنْقَضِيَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ»

پھر فرمایا:

اے لوگو! بے شک میں تمہارا پیش رو ہوں اور بے شک تم مجھ پر حوض پہ آنے والے ہو۔ ایسا

حوض جو بُصریٰ اور صنعاء کے درمیانی فاصلے سے زیادہ چوڑا ہے، اس میں ستاروں کی تعداد کے چاندی کے پیالے ہیں۔ اور بے شک میں تم سے دو وزنی چیزوں کے بارے میں پوچھنے والا ہوں جب تم میرے پاس آؤ گے۔ تو تم دیکھ لو کہ ان دونوں کے بارے میں کس طرح میرے خلیفہ بنو گے۔

بڑی بیش قیمت نفیس چیز اللہ کی کتاب ہے، ایک ایسا ذریعہ جس کی ایک طرف دستِ الٰہی میں ہے اور دوسری طرف تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ تو تم اسے تھامے رکھو تم گمراہ نہ ہو گے اور نہ بدلو گے۔ اور میری عترت، میرے اہلِ بیت۔ کیونکہ لطیف خبر والے نے مجھے بتایا ہے کہ وہ دونوں باقی رہیں گے یہاں تک کہ دونوں میرے پاس حوض پہ آئیں گے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی **3052**)

اسی جیسے کلماتِ مبارکہ کے ساتھ یہ حدیث تاریخِ دمشق میں بھی موجود ہے۔

(تاریخ دمشق **219/42 ، 220**)

حضرت ابو ذر غفاری کی روایت:

اس حدیث کے ایک راوی حضرت ابو ذر غفاری ہیں۔ المعرفۃ والتاریخ للفسوی میں ہے:

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ:

عَنْ حَنَشٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ آخِذًا بِحَلَقَةِ بَابِ الْكَعْبَةِ وَهُوَ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنَا أَبُو ذَرٍّ فَمَنْ عَرَفَنِي أَلَا وَأَنَا أَبُو ذَرٍّ الْغِفَارِيُّ لَا أُحَدِّثُكُمْ إِلَّا مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: سَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ:

حنش سے مروی ہے، کہا:

میں نے حضرت ابو ذر غفاری کو بابِ کعبہ کا حلقہ تھامے دیکھا جبکہ آپ فرما رہے تھے:

اے لوگو!

میں ابو ذر ہوں۔ جو مجھے جانتا ہے، خبردار میں ابو ذر غِفاری ہوں۔ آپ لوگوں کو صرف وہی بتاؤں گا جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا:

أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي، وَأَحَدُهُمَا أَفْضَلُ مِنَ الْآخَرِ كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ وَإِنَّ مَثَلَهُمَا كَمَثَلِ سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا، وَمَنْ تَرَكَهَا غَرِقَ.

اے لوگو!

بے شک میں نے تمہارے بیچ دو وزنی چیزیں چھوڑی ہیں۔ اللہ کی کتاب اور میری عترت، میرے اہلِ بیت۔ اور ان دونوں میں سے ایک دوسری سے زیادہ فضیلت والی ہے۔ اللہ کی کتاب۔ اور وہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض پہ آن پہنچیں گے۔ اور بے شک ان دونوں کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی مانند ہے،

جو اس میں سوار ہوا اس نے نجات پائی اور جس نے اسے چھوڑا وہ ڈوب گیا۔

(المعرفۃ والتاریخ للفسوی 538/1)

کتاب الموالاۃ میں ہے کہ:

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ نے بابِ کعبہ کا حلقہ تھام کر فرمایا:

سمعت رسول اللہ ﷺ یقول:

میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

انی تارک فیکم الثقلین: کتاب اللہ وعترتی فانہما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیہما

بے شک میں تمہارے بیچ دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جانے والا ہوں۔ اللہ کی کتاب اور میری عترت۔ بے شک وہ دونوں ایک دوسرے سے الگ نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض پہ آئیں گے۔ تو تم لوگ دیکھ لو کہ ان دونوں کے بارے میں کس انداز میں میری خلافت کرتے ہو۔

(کتاب الموالاۃ لابن عقدۃ ص54 ، وسیلۃ المآل للحضرمی الشافعی ص 125 ، استجلاب ارتقاء الغرف للسخاوی 359)

حضرت ابوہریرہ کی روایت:

کشف الاستار میں ہے:

حدثنا أحمد بن منصور، ثنا داود بن عمرو، ثنا صالح بن موسى بن عبد الله، قال: حدثني عبد العزيز بن رفيع، عن أبي صالح:

عن أبي هريرة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إني قد خلفت فيكم اثنين، لن تضلوا بعدهما أبدا، كتاب الله، ونسبي، ولن يتفرقا حتى يردا علي الحوض».

بے شک میں نے تمہارے بیچ دو چیزیں چھوڑی ہیں، ان کے بعد تم کبھی بھی گمراہ نہ ہو گے۔ اللہ کی کتاب اور میرا نسب۔ وہ دونوں ایک دوسرے سے الگ نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض پہ میرے پاس آئیں گے۔

(کشف الاستار عن زوائد البزار 2617)

ام ھانیؑ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت:

ام ہانیؑ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

رجع رسول اللہ ﷺ من حجته حتى اذا كان بغدير خم امر بدوحات فقممن ثم قام خطيبا بالهاجرة فقال:

رسول اللہ ﷺ اپنے حج سے واپس لوٹے۔ یہاں تک کہ جب غدیرِ خُم پہ تھے تو چند بڑے درختوں کے بارے میں حکم فرمایا جن (کے نیچے سے) صفائی کی گئی۔ پھر آپ ﷺ دوپہر کے وقت خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو فرمایا:

اما بعد: ايها الناس! فانى موشك ان ادعى فاجيب وقد تركت فيكم مالم تضلوا بعده ابدا، كتاب الله طرف بيد الله وطرف بايديكم وعترتى اهل بيتى، اذكركم الله فى اهل بيتى۔ الا انهما لن يتفرقا حتى يردا على الحوض۔

بعد ازاں: اے لوگو! بے شک میں قریب ہوں کہ مجھے بلایا جائے تو میں دعوت قبول کرلوں۔ اور تحقیق میں نے تمہارے بیچ وہ چیز چھوڑی ہے جس کے بعد تم کبھی بھی بھٹکو گے نہیں۔ اللہ کی کتاب، ایک جانب دستِ خداوندی میں ہے اور دوسری طرف تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ اور میری عترت، میرے اہلِ بیت۔ میرے اہلِ بیت کے بارے میں تمہیں میں اللہ کی یاد دلاتا ہوں۔ خبردار یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض پہ پہنچیں گے۔

(كتاب الموالاة لابن عقدة ص 144، استجلاب ارتقاء الغرف للسخاوى 364، وسيلة المآل للحضرمى الشافعى ص126)

حضرت خزیمہ بن ثابت کی روایت:

ابو الطفیل کہتے ہیں کہ مولا علی مشکل کشار ضی اللہ تعالی عنہ قیام فرما ہوئے، اللہ جل وعلا کی حمد وثناء کی، پھر فرمایا:

انشد اللہ من شہد یوم غدیر خم الا قام۔ ولا یقوم رجل یقول نبئت او بلغنی الا رجل سمعت اذناہ ووعاہ قلبہ

میں اللہ کی قسم دیتا ہوں ان لوگوں کو جو غدیرِ خُم کے موقع پر حاضر تھے کہ وہ کھڑے ہوں۔ اور کوئی ایسا شخص کھڑا نہ ہو جو کہے: مجھے خبر دی گئی، یا: مجھے یہ بات پہنچی۔ سوائے اس شخص کے جو کہے: اس بات کو میرے کانوں نے سنا اور میرے دل نے یاد کیا۔

فقام سبعة عشر رجلا ، منہم خزیمة بن ثابت وسہل بن سعد وعدی بن حاتم وعقبة بن عامر وابو ایوب الانصاری وابو سعید الخدری وابو شریح الخزاعی وابو قدامة الانصاری وابو لیلی وابو الہیثم بن التیہان ورجال من قریش

(ابو الطفیل کہتے ہیں کہ:) سترہ بندے کھڑے ہوئے جن میں خزیمہ بن ثابت، سہل بن سعد، عدی بن حاتم، عقبہ بن عامر، ابو ایوب انصاری، ابو سعید خدری، ابو شریح خزاعی، ابو قدامہ انصاری، ابو لیلی، ابو الہیثم تیہان اور قریش کے کچھ اور لوگ تھے۔

فقال علی: ہاتوا ما سمعتم

مولا علی نے فرمایا: جو تم نے سنا اسے بیان کرو۔

فقالوا: نشہد انا اقبلنا مع رسول اللہ ﷺ من حجة الوداع حتی اذا کان الظہر خرج رسول اللہ ﷺ فامر بشجرات فسدین والقی علیہن ثوب ثم نادی بالصلاۃ فخرجنا فصلینا ثم قام فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال:

ان سب نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں حجۃ الوداع سے آئے۔ یہاں تک کہ ظہر کا وقت تھا تو رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے۔ چند درختوں کے بارے میں حکم دیا تو ان کو سیدھا کیا گیا اور ان پر کپڑا ڈال دیا گیا۔ پھر (مؤذن نے) نماز کے لیے پکارا تو ہم باہر نکلے اور نماز اداء کی۔ پھر آپ ﷺ قیام فرما ہوئے۔ اللہ جل وعلا کی حمد وثنا کی، پھر فرمایا:

ایھا الناس! ما انتم قائلون؟

اے لوگو! تم لوگ کیا کہنے والے ہو؟

قالوا: قد بلغت

صحابہ نے عرض کی: آپ نے تبلیغ فرمادی۔

قال: اللھم اشھد ثلاث مرات

آپ ﷺ نے تین بار فرمایا: اے اللہ گواہ ہو جا۔

قال: انی اوشک ان ادعی فاجیب وانی مسئول وانتم مسئولون

فرمایا: بے شک میں قریب ہوں کہ بلایا جاؤں تو دعوت قبول کر لوں اور بے شک میں سوال کیا جاؤں گا اور تم بھی پوچھے جاؤ گے۔

ثم قال: الا ان دماءکم واموالکم حرام کحرمۃ یومکم ھذا وحرمۃ شھر کم ھذا اوصیکم بالنساء اوصیکم بالجار اوصیکم بالممالیک اوصیکم بالعدل والاحسان

پھر فرمایا: خبردار!

بے شک تمہارے خون اور تمہارے مال تمہارے اس دن کی حرمت اور اس مہینے کی حرمت کی طرح حرام ہیں۔ میں تمہیں عورتوں کے بارے میں تاکید کرتا ہوں۔ میں تمہیں پڑوسی

کے بارے میں تاکید کرتا ہوں۔ میں تمہیں مملوکوں کے بارے میں تاکید کرتا ہوں۔ میں تمہیں انصاف اور بھلائی کی تاکید کرتا ہوں۔

ثم قال: ایھا الناس: انی تارک فیکم الثقلین: کتاب اللہ وعترتی اہل بیتی۔ فانہما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض نبانی بذلک اللطیف الخبیر

پھر فرمایا: اے لوگو!

بے شک میں تمہارے درمیان دو بیش قیمت نفیس چیزیں چھوڑنے والا ہوں:

اللہ کی کتاب اور میری عترت، میرے اہلِ بیت۔

بے شک وہ دونوں ایک دوسرے سے الگ نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض پہ آن پہنچیں۔ یہ بات مجھے لطیف خبر والے نے بتائی ہے۔

فقال علی: صدقتم وانا علی ذلک من الشاہدین۔

(یہ سن کر) مولا علی نے فرمایا:

تم لوگوں نے سچ کہا۔ اور میں اس بات پہ گواہوں سے ہوں۔

(کتاب الموالاۃ لابن عقدۃ ص 93 ، 94 ، استجلاب ارتقاء الغرف للسخاوی 349 ، 350)

حضرت سہل بن سعد کی روایت:

حضرت خزیمہ کی حدیث کے ضمن میں مذکور ہو چکی۔

حضرت عدی بن حاتم کی روایت:

حضرت خزیمہ کی حدیث کے ضمن میں مذکور ہو چکی۔

حضرت عقبہ بن عامر کی روایت:

حضرت خزیمہ کی حدیث کے ضمن میں مذکور ہو چکی۔

حضرت ابو ایوب انصاری کی روایت:

حضرت خزیمہ کی حدیث کے ضمن میں مذکور ہو چکی۔

حضرت ابو قدامہ انصاری کی روایت:

حضرت خزیمہ کی حدیث کے ضمن میں مذکور ہو چکی۔

حضرت ابو لیلی کی روایت:

حضرت خزیمہ کی حدیث کے ضمن میں مذکور ہو چکی۔

حضرت ابو شریح کی روایت:

حضرت خزیمہ کی حدیث کے ضمن میں مذکور ہو چکی۔

حضرت ابو الہیثم بن تیہان کی روایت:

حضرت خزیمہ کی حدیث کے ضمن میں مذکور ہو چکی۔

حضرت ضمیرہ یا ضمرہ اسلمی کی روایت:

ضُمَیرہ اسلمی کہتے ہیں:

لما انصرف رسول الله ﷺ من حجة الوداع امر بشجرات فقممن بوادی خم وهجر

فخطب الناس فقال:

جب رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع سے واپس تشریف لائے تو وادیِٔ خُم میں چند درختوں کے بارے میں حکم فرمایا جنہیں صاف کیا گیا۔ پھر آپ ﷺ نے لوگوں سے خطاب فرمایا اور فرمایا:

اما بعد: ایها الناس فانی مقبوض اوشک ادعی فاجیب فما انتم قائلون؟

بعد ازاں:

اے لوگو! بے شک میرا وصال ہونے والا ہے۔ قریب ہے کہ مجھے بلایا جائے تو میں دعوت قبول کروں۔ تو تم لوگ کیا کہنے والے ہو؟

قالوا: نشهد انک قد بلغت ونصحت وادیت۔

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین نے عرض کی:

ہم گواہی دیں گے کہ آپ نے تبلیغ فرمائی، خیر خواہی کی اور (اللہ جل وعلا کی امانت) اداء کی۔

قال: انی تارک فیکم ما ان تمسکتم به لن تضلوا: کتاب الله وعترتی اهل بیتی الا وانهما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیهما۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بے شک میں تمہارے درمیان وہ چیز چھوڑنے والا ہوں، اگر تم اسے تھام لو تو گمراہ نہ ہوگے" اللہ کی کتاب اور میری عترت، میرے اہلِ بیت۔

خبردار!

وہ دونوں ایک دوسرے سے الگ نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض پہ آئیں گے۔تو تم لوگ دیکھو کہ ان دونوں کے بارے میں کس انداز میں میرے خلیفہ بنتے ہو۔

(كتاب الموالاة لابن عقدة ص 85 ، استجلاب ارتقاء الغرف للسخاوى 352 ، وسيلة المآل للحضرمى الشافعى ص122)

عامر بن لیلی بن ضمرہ کی روایت:

ابو الطفیل عامر بن لیلی بن ضمرہ اور حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، ان دونوں صحابیوں نے فرمایا:

لما صدر رسول الله ﷺ من حجة الوداع ولم يحج غيرها حتى اذا كان بالجحفة نهى عن سمرات بالبطحاء متقاربات لا ينزلوا تحتهن حتى اذا نزل القوم واخذوا منازلهم سواهن ارسل اليهن فقم ما تحتهن وسدين على رؤوس القوم حتى اذا نودي للصلاة عدا اليهن فصلى تحتهن ثم انصرف على الناس وذلك يوم غدير خم — وخم من الجحفة — وله بها مسجد معروف

جب رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع سے واپس پلٹے اور آپ ﷺ نے (ہجرت کے بعد) اس کے علاوہ حج نہ فرمایا۔ حتیٰ کہ جب آپ ﷺ جُحفہ میں تھے تو کھلی وادی میں ببول کے چند درخت جو قریب قریب تھے ان کے نیچے ٹھہرنے سے منع فرمایا۔ حتیٰ کہ جب لوگ اتر چکے اور ان درختوں کے علاوہ اپنی اپنی جگہیں لے چکے تو ان درختوں کی جانب بھیج کر ان کے نیچے سے صفائی کروائی اور انہیں لوگوں کے سروں پر درست کروایا۔ یہاں تک کہ جب نماز کے لیے بلایا گیا تو آپ ﷺ ان کی جانب تشریف لائے، ان کے نیچے نماز اداء فرمائی، پھر لوگوں کی جانب مُڑے اور یہ غدیرِ خُم کا موقع تھا اور خُم جُحفہ کا حصہ ہے۔ اور آپ کی وہاں مشہور مسجد بھی ہے۔

فقال: ايها الناس! انه قد نبانی اللطيف الخبير انه لن يعمر نبی الا نصف عمر الذی يليه من قبله

پھر فرمایا:

اے لوگو!

بے شک بات یہ ہے کہ مجھے لطیف خبیر نے بتایا کہ نبی کی عمر اس سے پچھلے نبی کی عمر کا نصف ہوتی ہے۔

ایھا الناس: انا فرطکم وانکم واردون علی الحوض اعرض مما بین بصری وصنعاء فیہ عدد النجوم قدحان من فضة

اے لوگو!

میں تمہارا پیش رو ہوں اور بے شک تم میرے پاس حوض پہ آنے والے ہو۔ بُصریٰ اور صنعاء کے درمیانی فاصلے سے زیادہ چوڑا، اس میں ستاروں کی تعداد کے چاندی کے پیالے ہوں گے۔

الا وانی سائلکم حین تردون علی عن الثقلین فانظروا کیف تخلفونی فیہما حین تلقونی

خبردار!

اور بے شک میں تم سے دو وزنی چیزوں کے بارے میں پوچھنے والا ہوں جب تم میرے پاس آؤ گے۔ تو تم دیکھ لو کہ جب تم نے مجھ سے ملاقات کرنی ہے تو ان دونوں کے معاملے میں کس انداز میں میرا خلیفہ بننا ہے۔

قالوا: وما الثقلان یا رسول اللہ؟

صحابہ نے عرض کی:

یارسول اللہ!

وہ دو وزنی چیزیں کیا ہیں؟

قال: الثقل الاکبر کتاب اللہ سبب طرف بیدہ اللہ وطرف بایدیکم فاستمسکوا بہ لا تضلوا ولا تبدلوا ، الا وعترتی بانی نبانی اللطیف الخبیر الا یتفرقا حتی یلقیانی وسالت ربی لہم

ذلک فاعطانی فلا تسبقوہم فتھلکوا ولا تعلموھم فہم اعلم منکم

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

زیادہ بڑی وزنی چیز اللہ کی کتاب ہے۔ ایسا ذریعہ جس کی ایک جانب دستِ الٰہی میں ہے اور دوسری جانب تمہارے ہاتھوں میں۔ اسے تھام لو، نہ گمراہ ہوگے اور نہ بدلوگے۔

خبردار! اور میری عترت۔ مجھے لطیف خبیر نے بتایا کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے الگ نہ ہوں گے یہاں تک کہ وہ مجھے آملیں گے۔ اور میں نے یہ بات ان کے لیے اپنے پروردگار سے مانگی ہے تو اللہ جل وعلا نے مجھے عطا فرمادی۔ پس تم لوگ ان سے سبقت نہ کرو، ہلاک ہو جاؤ گے۔ اور انہیں سکھاؤ مت، وہ تم سے بہتر جاننے والے ہیں۔

(کتاب الموالاۃ لابن عقدۃ ص **127** ، استجلاب ارتقاء الغرف للسخاوی **354** ، وسیلۃ المآل للحضرمی الشافعی ص**287** ، **288**)

حضرت ابورافع کی روایت:

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:

لما نزل رسول اللہ ﷺ غدیر خم مصدرہ من حجة الوداع قام خطیبا بالناس بالھاجرة فقال:

جب رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع سے واپسی کے موقع پر غدیرِ خُم پہ اترے تو دوپہر کے وقت لوگوں سے خطاب فرمانے قیام فرما ہوئے اور فرمایا:

ایھا الناس!

انی ترکت فیکم الثقلین الثقل الاکبر والثقل الاصغر: فاما الثقل الاکبر فبید اللہ طرفہ والطرف الآخر بایدیکم وھو کتاب اللہ ان تمسکتم بہ لن تضلوا ولن تذلوا ابدا واما الثقل الاصغر فعترتی اہل بیتی ، ان اللہ ھو الخبیر اخبرنی انھما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض وسالتہ ذلک لھما۔ والحوض عرضہ ما بین بصری وصنعاء فیہ من الآنیة عدد الکواکب واللہ سائلکم کیف خلفتمونی فی کتابہ واہل بیتی۔

اے لوگو!

بے شک میں نے تمہارے درمیان دو وزنی چیزیں چھوڑی ہیں۔ بڑی وزنی چیز اور چھوٹی وزنی چیز۔ بہر حال بڑی وزنی چیز تو اس کی ایک جانب دستِ الٰہی میں ہے اور دوسری جانب تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ اور وہ اللہ کی کتاب ہے۔ اگر تم اسے تھام لو تو نہ گمراہ ہو گے اور نہ ہی کبھی کمزور پڑو گے۔

بہر حال (نسبتا) چھوٹی وزنی چیز تو میری عترت، میرے اہلِ بیت ہیں۔

بے شک اللہ ہی خبر والا ہے۔ اس نے مجھے خبر دی کہ وہ دونوں الگ نہ ہوں گے یہاں تک کہ

مجھ پر حوض پہ آن پہنچیں گے۔ اور یہ بات میں نے رب سے ان کے لیے مانگی ہے۔ اور حوض کی چوڑائی بُصریٰ اور صنعاء کے درمیان دوری جتنی ہے، اس میں ستاروں کی تعداد کے برتن ہیں۔ اور اللہ جل وعلا تم سے پوچھنے والا ہے کہ تم نے اس کی کتاب اور میرے اہلِ بیت کے بارے میں کس انداز میں میری خلافت کی۔

(كتاب الموالاة لابن عقدة ص **61** ، استجلاب ارتقاء الغرف للسخاوى **361** ، وسيلة المآل للحضرمى الشافعى ص**125**)

عبداللہ بن حنطب کی روایت:

عبداللہ بن حنطب کہتے ہیں:

«خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ – صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ – بِالْجُحْفَةِ فَقَالَ:

رسول اللہ ﷺ نے ہم سے مقامِ جُحفہ پہ خطاب فرمایا اور فرمایا:

"أَلَسْتُ أَوْلَى بِكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ؟"

کیا میں تمہیں تمہاری جانوں سے زیادہ قریب نہیں؟

قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ. صحابہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیوں نہیں۔

قَالَ: " فَإِنِّي سَائِلُكُمْ عَنِ اثْنَيْنِ: عَنِ الْقُرْآنِ وَعَنْ عِتْرَتِي. أَلَا وَلَا تَقَدَّمُوا قُرَيْشًا فَتَضِلُّوا، وَلَا تَخَلَّفُوا عَنْهَا فَتَهْلِكُوا، وَلَا تُعَلِّمُوهَا فَهُمْ أَعْلَمُ مِنْكُمْ. قُوَّةُ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ أَفْضَلُ مِنْ قُوَّةِ رَجُلَيْنِ مِنْ غَيْرِهِمْ. لَوْلَا أَنْ تَبْطُرَ قُرَيْشٌ لَأَخْبَرْتُهَا بِمَا لَهَا عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى، خِيَارُ قُرَيْشٍ خِيَارُ النَّاسِ» ".

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو بے شک میں تم سے دو چیزوں کے بارے میں پوچھنے والا ہوں۔ قرآن کے بارے میں اور میری عترت کے بارے میں۔

خبردار! قریش سے آگے مت بڑھو، گمراہ ہو جاؤ گے۔ اور ان سے پیچھے بھی نہ ہٹو، ہلاک ہو جاؤ گے۔ اور انہیں مت سکھاؤ کیونکہ وہ تم سے زیادہ علم والے ہیں۔ قریش کے ایک مرد کی قوت دوسروں کے دو مردوں سے بہتر ہے۔ اگر قریش کے افتخار میں پڑنے کا (اندیشہ) نہ ہوتا تو میں دربارِ الٰہی میں ان کے مقام کی خبر دے دیتا۔ قریش کے بہترین لوگ تمام انسانوں میں سے بہترین لوگ ہیں۔

(مجمع الزوائد 195/5 ، اسد الغابۃ 99/2)

حضرت جبیر بن مطعم کی روایت:

السنۃ لابن ابی عاصم میں ہے:

حَدَّثَنَا ابْنُ كَاسِبٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنِ الْمُطَّلِبِ:

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حضرت جبیر بن مطعم سے مروی ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أَلَسْتُ مَوْلَاكُمْ، أَلَسْتُ خَيْرَكُمْ؟»

کیا میں تمہارا مولا نہیں؟ کیا میں تم سے بہتر نہیں؟

قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ

صحابہ نے عرض کی: یارسول اللہ کیوں نہیں۔

قَالَ: " فَإِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ عَلَى الْحَوْضِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاللَّهُ سَائِلُكُمْ عَنِ اثْنَتَيْنِ: عَنِ الْقُرْآنِ، وَعَنْ عِتْرَتِي ".

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تو بے شک میں تمہارے لیے قیامت کے روز حوض پر پیش رو ہوں۔ اور اللہ جل وعلا تم سے دو چیزوں کے بارے میں پوچھنے والا ہے۔ قرآن کے بارے میں اور میری عترت کے بارے میں۔

(السنۃ لابن ابی عاصم **1465**)

نُبَیط بن شُرَیط کی روایت:

حضرت نُبَیط بن شُرَیط فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" خَلَفْتُ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ: كِتَابُ اللَّهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ وَطَرَفُهُ بِيَدِ اللَّهِ وَطَرَفُهُ بِأَيْدِيكُمْ، وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي، وَإِنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضِ، فَاحْفَظُونِي فِيهِمَا "

میں نے اپنے پیچھے تمہارے بیچ دو بھاری چیزیں چھوڑی ہیں:

اللہ کی کتاب، لمبی رسی۔ اور اس کی ایک جانب دستِ الٰہی میں ہے اور دوسری جانب تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ اور میری عترت، میرے اہلِ بیت۔ اور بے شک وہ دونوں ایک دوسرے سے الگ نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض پہ آن پہنچیں۔ تو ان دونوں کے بارے میں میرا لحاظ رکھو۔

(نسخة نبيط بن شريط 18)

الحمد للہ!

حدیثِ ثقلین کے مختلف طرق کو انتہائی مختصر وقت میں جمع کرنے کی کوشش کی۔ اور یہ رسالہ 08 ربیع الاول 1443ھ / 15 اکتوبر 2021ء کو مکمل ہوا۔ مالک کریم جل وعلا رسول اللہ ﷺ کے خاندان کی سچی محبت سے نوازے۔ اور آلِ رسول ﷺ کے معاملے میں کوتاہی برتنے والوں کو آلِ پاک کے صدقے ہدایت عطا فرمائے۔

آمین

محمد چمن زمان نجم القادری

رئیس جامعۃ العین۔ سکھر

08 ربیع الاول 1443ھ / 15 اکتوبر 2021ء